صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23ستمبر 2019ء بمطابق 23محرم الحرام 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکرتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌo وَلَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَo وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَo وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔

(ترجمہ) : سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آلپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔

کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جی نگہت بی بی، مائیک کا کھولیں نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب بہت Important issues ہیں اس ملک میں، لیکن ایشوز تب ہی بنتے ہیں جب حکومت انصاف پہ مبنی نہ ہو۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی پوائنٹ آف آرڈریہ نہیں، اب کے مطابق بات کریں، وہ بعد میں دے دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اسی پر آرہی ہوں جناب سپیکرصاحب۔

جناب سپیکر: میں دوبارہ فلور دے دوں گا، ابھی، کوئسچنز آور کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کروں؟

جناب سپیکر: کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمارے جو ایشوز ہیں اور ہم نے جو ایجنڈا دیا ہے درانی صاحب سے ابھی میں نے ڈسکس نہیں کیا لیکن میں آپ کی وساطت سے درانی صاحب سے ریکویسٹ کروں گی کہ ہمارا ایجنڈا ابھی دو یا تین تک پہنچا ہے، یہ تین ایشوز ہیں، میں درانی صاحب سے ریکویسٹ کروں گی کہ ابھی ایک بھی نہیں ہوا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرہم اپنے تمام لوگوں سے پوچھ لیں اور سپیکر صاحب، آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں تو یہ کوئسچنز پر ہمارا اتنا ٹائم خرچ ہو جاتا ہے، اگر اس کوئسچنز آور کو سسپنڈ کریں آپ اور سپیکر صاحب بیٹھ کے اس پر بات کر لیں تاکہ ہمارے جو اصل ایشوز ہیں، ہم اس ایشوز پر بات کر سکیں،

تو میں نے اس لئے مائیک کا استعمال کیا کہ بھئی آپ اور سپیکر صاحب بیٹھ کر اس پر بات کر لیں، تاکہ آپ کو موقع دے کر بات کریں۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، صاحب نگہت صاحبہ نے سفارش کی ہے، وہ ہماری Active Member ہیں، اصل میں سپیکر صاحب، مسئلہ یہ ہے کہ میری آپ سے بات بھی ہوئی تھی، آپ نے بھی بات کی تھی اور میں نے شکوہ بھی کیا تھا، جب حکومت کو ضرورت پڑتی ہے، بل جب آتا ہے اجلاس بلایا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کو ملتوی کر دیا جاتا ہے، تو پھر ایجنڈا مکمل نہیں ہوگا، اگر صرف سلطان صاحب لاء منسٹر کی ضرورت ہو آپ کو اس کو کرغستان سے بلائیں گے اور پھر جب بل پاس ہو جاتا ہے، اسی وقت اجلاس ختم ہو جاتا ہے تو ایجنڈا کس طرح پورا ہوگا؟ آج بھی ہم، آپ یقین جانیں ہم تو ٹائم کے پابند لوگ ہیں، آج ڈھائی بجے اجلاس تھا، ابھی پچیس منٹ کم چار ہیں، تقریباً ایک گھنٹہ لیٹ اجلاس شروع ہوا۔ میں نے بات کی، آپ کی بات بھی ہوئی، یہاں بابک صاحب سےبات ہوئی، باقی ساتھیوں سے بات ہوئی تو ہمارے ممبروں کی دلچسپی بھی اپنے حلقوں کے سوالات میں ہے، جب ان کے سوالات نہیں آتے، جو اپوزیشن کے ساتھ صورتحال ہے، نہ فنڈ ہے نہ ٹرانسفر ہے نہ اپوائنٹمنٹ ہے تو لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک ہی بات ہے کہ ہم اپنے حلقوں کے مسائل آپ کو پیش کریں۔ تو میری گزارش ہوگی کہ جتنا بھی ممکن ہو سکے سوالات ہوں، آپ ٹائم میں اضافہ کر سکتے ہیں، ہمارا جو ایجنڈا ہے، مہنگائی ہے،

بے روزگاری ہے، ایجنڈے پر پرسوں سے یہ آئٹمز آرہے ہیں تو آپ اگر بر وقت کر لیں اور دوسرا یہ ہے کہ ہم اگر زیادہ وقت بھی لگائیں تو اس قوم اور ملک کے لئے بہتر ہے لیکن ممبران کہہ رہے ہیں سوالات کہ ہماری ضرورت ہے۔ اور اس کو ہم نکال نہیں سکتے۔ پہلے ایجنڈے پر بات ہوئی ہے، باقی آپ کی بات سر انکھوں پر، ایک دو مسئلے ہیں، ایک بڑاا ہم مسئلہ یہ اخبارات کی شہ سرخی ہے، وزیر اعظم کہتا ہے کہ پختونخوا کو بجلی منافع دینے کا وقت نہیں ہے اور یہ بہت بڑا پیغام ہے اس صوبے کے غریب لوگوں کو، اس صوبے کو وزیر اعظم کی طرف سے، آپ نے بڑی محنت کی، حکومت کو بھی بلایا اپوزیشن کو بھی بلایا، اور یہاں پر ہمارے حمایت اللہ خان صاحب ہے وہ بھی تھے انرجی کے، ابھی پورا کیس بنا ہے لیکن وہاں پر جب صوبے میں وزیر اعظم آتے ہیں اور وہ تو کہتے ہیں کہ ابھی ٹائم نہیں ہے، جب ہم بجلی مہنگی کریں گےتو اس کا بوجھ عوام پرپڑے گا، آیا یہ ہمارا آئینی تقاضا نہیں ہے اے جی این قاضی فارمولہ؟ یہاں پر وہ قرارداد بھی میرے سامنے ہے جو اس اسمبلی نے پاس کی متفقہ طور پر اے جی این قاضی فارمولے پر اور تین فیصد جو فاٹا کو دینا تھا این ایف سی سے، پورے صوبے کی عوام کو وزیر اعظم کی یہ بات بڑی ناگوار گزری ہے، ہم ایک امید رکھتے تھے کہ پہلی بار صوبے میں اور مرکز میں پی ٹی آئی کی حکومت ہے، ابھی اس حکومت نے کوشش کی ہے کہ جو کچھ پہلے نہیں مل رہا تھا اس صوبے کو، ان شاءاللہ وہ ہمیں مل جائے گا، تو اس پر ہمارے تحفظات ہیں، اس سٹیٹمنٹ پر ہم حکومت سے یہی

مطالبہ کریں گے آپ کے توسط سے کہ واضح پیغام ہماری اسمبلی کی طرف سے وزیراعظم صاحب کو بھیجے کہ وزیراعظم صاحب! یہ اس صوبے کی ذمہ داری ہے، اگر دہشت گردی کے فنڈز آجائیں تو وہ بھی پورے ملک میں استعمال ہوں، ہمارا صوبہ اور ہمارے قبائلی علاقے جو دہشت گردی سے مکمل طور پہ تباہ ہیں اس کو بھی وہ تین فیصد جو این ایف سی سے ابھی تک نہیں مل رہا ہے، فنڈ نہیں مل رہا ہے، تو ملک میں حالات اچھے نہیں ہیں، ہمیں اپنا شیئر جو اے جی این فارمولے کے مطابق ہے وہ بھی نہیں ملے گا اور اس کے ساتھ مشروط ہوگا کہ ملک کے حالات ٹھیک ہوجائیں۔ تو میں اپوزیشن کی طرف سے یہی گوش گزار کرنا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ اس مسئلے کو، جو وزیراعظم کی سٹیٹمنٹ ہے، یہ پورے صوبے کے لئے ناقابل برداشت ہے اور صوبائی گورنمنٹ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب رابطہ کریں اور جو جوائنٹ قرارداد ہے، اس کا بھی احترام نہیں ہے بلکہ یہاں سے کچھ دن پہلے ایک جوائنٹ قرارداد پہنچی ہے اور وزیراعظم صاحب جب آتے ہیں تو یہ کہتےہیں کہ ہم ان حالات میں اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق آپ کو اپنا حق نہیں دے سکتے تو اس پر افسوس ہے اور گورنمنٹ سے التجاء بھی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ میری ایک گزارش ہے اپوزیشن سے خاص طورپہ، دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر بھی میں دے رہا ہوں، جو علاقائی ایشوز ہیں، جتنے بھی پوائنٹس آف آرڈر ہیں، میں ڈیلی دے رہا ہوں تاکہ وہ Highlight ہوں، اگر ہم نے کوئسچنز آور کو ختم نہ کیاتو یہ ایجنڈا ختم نہیں ہوگا، ہم Touch ہی نہیں کر پا رہے ہیں اس کو، میری یہ

درخواست ہے، چونکہ یہ اپوزیشن کا ایجنڈا ہے، اجلاس کی ریکوزیشن، گورنمنٹ کی جب ہوتی ہے تو اس میں یہ بحث والی چیزیں نہیں ہوتیں، تو اس میں یہ کوئسچنز آور آجاتا ہے اور باقی چیزیں بھی، اب اس حالات میں یہ ایجنڈا ختم نہیں ہو سکے گا اور دوسری بات درانی صاحب! جو آپ نے کہا، اجلاس ہم نے آگے کیا وہ اس لئے کہ دو دن بیچ میں آگئے تھے، پہلے جو دعوت آئی تھی چیئرمین سینیٹ کی طرف سے کہ سارے ایم پی ایز پاکستان بھر کے ایم این ایز کنونشن سنٹر میں کشمیر کے ایشو پر اکٹھے ہو گئے تھے تو اس لئےدو دن ہم نے پہلے اجلاس بلایا، آگے Weekend آگیا Otherwise ایسی بات نہیں تھی۔ اب پھر ہمیں دو دن کرنا پڑے گا، آپ کے پچیس ممبرز یو این ڈی پی میں جا رہے ہیں پرسوں سےFor two days، پھر Two days ہمیں بریک کرنا پڑے گی، پھر Fridayکو کرنا پڑے گا، تو یہ ہم جان بوجھ کے نہیں کر رہے، کچھ ایسے پروگرام ہوتے ہیں، میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ اس کوئسچنز آور کو ختم کریں اور پرویلج موشن پہ آجائیں، ایڈجرنمنٹ موشن پہ آجائیں، کال اٹینشن پہ آجائیں تاکہ ہم پھر بحث کر لیں، Price hike کے اوپر اصل تو آپ کا وہ ایجنڈا ہے، جو Touch ہی نہیں ہو پا رہا ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمدخان (وزیر قانون)</u>: میں ایک منٹ میں کہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو ٹائم دیں گے۔

<u>وزیر قانون</u>: ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر</u>: پہلے یہ ایشو تو Resolveکر لیں۔

وزیر قانون: سر، تھینک یو، میں یہی ریکویسٹ کرنے والا تھا، آپ نے بات کر دی سر، جس طرح درانی صاحب کہہ رہے ہیں، میرے خیال میں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ جو ایجنڈا اپوزیشن کی طرف سے ہے اور بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، یہ ایجنڈا یعنی کہ آج اگر آپ دیکھ لیں سر تو Discussion on Price Hike of Food and Non Food Items، تو یہ عام آدمی کی زندگی کے ساتھ اس کا تعلق ہے، میرے خیال میں سب سے اہم چیز ہے اگر کوئسچنز آور ہوتا ہے سر، تو مجھے پتہ ہے سر ہم نے حکومت میں کم ٹائم گزارا ہے، درانی صاحب جیسے Experienced لوگوں نے زیادہ ٹائم گزارا ہے، ایک گھنٹہ وہ ٹائم کے مطابق ہوتا ہی نہیں، پھر ہم اٹھتے جاتے ہیں ہم پھر آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ گھنٹہ ختم ہوگیا ہے، تو سر، میری بھی یہی Suggestion ہے، اپوزیشن سے میری ریکویسٹ ہے، اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ ایجنڈا اہم ہے اس کے اوپر بحث ہو تو کوئسچنز تو کہیں جانہیں رہے، وہ اسمبلی کے ریکارڈ کا حصہ ہیں، وہ پھر بھی آسکتے ہیں، تو سر کوئسچنز آور جو ہے۔ اس کا طریقہ کاریہ ہے کہ ہاؤس کو ہم Put کریں، آپ Put کریں سر، اورپورا ہاؤس اس کی اجازت دے دے تو ہم کوئسچنز آور پھر Forgo کر سکتے ہیں اور باقی جو اپوزیشن کا ایجنڈا ہے اس کے اوپر تفصیلاً بحث ہو سکتی ہے۔ اگر کوئسچنز آور وہ چاہتے ہوں تو مجھے ذاتی طور پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر وہ چاہتے ہیں کہ کوئسچنز ہوں لیکن سر، پھر ٹائم کی پابندی ہو، پھر میری ریکویسٹ یہی ہوگی کہ رولز کو اگر Follow کرنا ہے، پھر ایک گھنٹہ ہی رہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ تو آپ کی تجویز ہے جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب نےبھی تجویز دی لیکن جناب سپیکر، جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ ڈھائی بجے اجلاس شروع ہوتا ہے تو ہم دوبارہ آپ سے ریکویسٹ کرینگے کہ آپ ڈھائی بجے آیا کریں، جو Movers موجودنہیں ہوں گے، وہ Skip ہوتے جائیں گے اور یہ مسئلہ نہیں ہوگا۔ اب حکومت کے پاس ممبران کے لئے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز بھی نہیں ہیں، اگر ممبران سے یہ فورم بھی ہم لے لیں تو ہم کیا پیغام ممبران کو دینا چاہتے ہیں؟ فنڈزتو نہیں ہیں حکومت کے پاس، تھوڑا بہت اگر ہے بھی تو اس میں اپوزیشن کا حصہ نہیں ہے، اب اگر اپوزیشن کے ممبران اپنے اپنے حلقوں کے، اپنے اپنے علاقوں کے مسائل اسمبلی فلور پر بھی نہ اٹھائیں اور ہم جواز پیش کریں کہ ٹائم کم ہے تو میرے خیال میں جناب سپیکر، یہ ٹائم کبھی زیادہ نہیں ہوگا، ابتداء کرنی چاہیے ان شاءاللہ، مہنگائی یہاں کا ایک مسئلہ ہے، بجلی کے خالص منافع کے حوالے سے درانی صاحب نے بات کی، یہ بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، مجھے لگتا ہے کہ آپ سیریس نہیں ہیں، ایجنڈے کے اوپر بات کرنے پر، جوآپ لوگوں نے دیا ہے۔

جناب سردار حسین: یہ ایجنڈا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں آج اجلاس کو Prorogue کر دوں گا۔

جناب سردار حسین: جی؟

جناب سپیکر: پھر آپ پندرہ دن کے لئے نوٹس دیتے جائیں اور میں نہیں بلاؤں گا اجلاس۔

جناب سردار حسین: جی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے آپ جو ایجنڈا دیتے ہیں پھر ایجنڈا مت دیں، اب آپ نے دیا ہے، تو اس پر بحث شروع کریں۔ پھر آپ پندرہ دن کے لیے نوٹس دیتے جائیں اور میں نہیں کروں گا اجلاس، دیکھیں بات یہ ہے کہ جو ایجنڈا آپ دیتے ہیں یا پھر ایجنڈا مت دیں، اب دیا ہے تو اس پہ بحث بھی کریں۔

جناب سردار حسین: اب میں آپ کو مثال دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اس طریقے سے ٹائم ضائع کر دیتے ہیں، میں آج Prorogue کر دوں گا اجلاس، ابھی اصل ایجنڈے پر آپ آنہیں رہے اور ویسی چیزوں پر ہم جا رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: اصل ایجنڈا تو یہ ہے ابھی کوئسچنز آور پر جب ہم آئینگے، میں اپنے حلقے کی مثال دے دیتا ہوں کہ چار سال ہو گئے کہ ایک روڈ ٹینڈر ہوا ہے آج ایجنڈے پر ہے، چار سال میں اس کو فنڈ نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آج لے لیتے ہیں لیکن کل سے کر لیں۔

جناب سردار حسین: حاجی صاحب ہیں، سارے ممبران ہیں۔

جناب سپیکر: کل سے کر لیں تاکہ اگلے دنوں میں ہم ختم کر دیں کوئسچنز آور، آپ Directly اپنی بحث کر لیں، آج لے لیتے ہیں کوئسچنز آور۔

جناب سردار حسین: نہیں تو آج کیا ہوگیا ہے جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: آج لے لیتے ہیں کوئسچنز آور اور کل سے Kindly اس کو، . . . . .

جناب سردار حسین: نہیں، جناب سپیکر، آج بھی لے لیں اور Continue رکھیں، میری یہ

ریکویسٹ، ہے ٹائم پر آپ آیا کریں ہم بھی آیا کریں گے، پھر ان شاءاللہ یہ مسئلہ نہیں ہوگا ، میں ریکویسٹ کرتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پھر اس طرح میں ہاؤس کو Put کر دوں گا ، یہ اس طرح نہیں ہوسکتا ، آپ لوگ خود نہیں ہوتے ڈھائی بجے اور تین بجے تو کورم پورا نہیں ہوتا ، میں کیسے اجلاس شروع کروں؟ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، میں آپ کو ایک بات یاد دلانا چاہتا ہوں سر، Beginning میں آپ میرے خیال میں نئے سپیکر بنے تھے، اس وقت آپ کا جذبہ بھی بڑا صحیح تھا ، اور صحیح سے کام کرتے تھے لیکن آہستہ آہستہ آپ بھی Discourage اور مایوس ہو رہے ہیں۔

جنا ب سپیکر: آپ اپنی بات کریں، مجھے چھوڑیں۔

جناب منور خان: نہیں، میرا مقصد یہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں، مجھ پر بات کرنے کا آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے، ان کا مائیک بند کر دیں بند کر دیں، مائیک ان کا ، یہ کیا مذاق ہے، آپ کے لیڈرز بات کر رہے ہیں اور بڑے اچھے انداز میں بات ہو رہی ہے، میں رولز پڑھتا ہوں، آپ تشریف رکھیں Smoothly ہاؤس کو چلنے دیں، ہم ڈسکشن کر رہے ہیں، کوئی Decision نہیں ہوا کسی نتیجے پہ نہیں پہنچتے، دیکھیں یہ ایجنڈا آپ نے دیا ہوا ہے 15, 14, 13 پوائنٹس ہیں ابھی تک دو پوائنٹس بھی شاید نہیں ہوئے اور اجلاس میں ہماری اور چیزیں شروع ہو جاتی ہیں Actual agenda آپ کا ادھر ہی رہ جائے گا اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ آپ چار مہینے اجلاس لے کہ بیٹھ جائیں، اپنے Specific time ٹائم میں ہم نے اس کو ختم کرنا

ہے جی درانی صاحب، مہربانی کریں کوئی فیصلہ کریں۔
(قائد حزب اختلاف) : جناب سپیکر صاحب، آپ تو بڑے تحمل والے آدمی ہیں، میں آپ کو بتا دوں کہ یہاں پر آپ کے وزیر آتے نہیں، اگر ایجنڈا ہو تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا ایک وزیر یہاں پر بیٹھا ہوا ہوگا باقی کوئی بھی نہیں آئے گا، جب سوالات ہوتے ہیں تو یہ پابند ہوتے ہیں، کم از کم آ تو جاتے ہیں، آپ اس کو کھلی چھٹی دے رہے ہیں، آپ اس طرح کریں کہ آپ ٹائم پہ آ جایا کریں، ہم ٹائم کے پابند ہیں اور اس قوم کی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: کورم اگر پورانہ ہوا تو پھر کوئی نشاندہی نہیں کرے گا۔
جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ابھی تو میرے خیال میں صرف دو دن کا اجلاس ہوا ہے، کس تاریخ کو ہم نے اجلاس بلایا، دو دن ہوئے ہیں، ایک دن اجلاس ہوا پھر دس دن چھٹی محرم کی ہوئی پھر جو بل آگیا فاٹا کے لیویز اور خاصہ داروں کا، پھر دس دن، پھر۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: پھر اس طرح کریں کوئسخنز آور پہ بحث نہیں ہوگی کوئسخنز کے اوپر جس کا کوئسچن ہے، وہ کرے اور منسٹر اس کا جواب دے گا اس میں پھر چھ چھ لوگ بات کرتے اور پھر مغرب کا وقت ہوجاتا ہے۔
قائد حزب اختلاف: نہیں، آپ اجلاس کو جاری رکھیں، مجھے پتہ نہیں آپ نے کہا دو دن ایم پی ایز نہیں ہوں گے۔
جناب سپیکر: پھر وہ UNDP اپوزیشن اور گورنمنٹ کے پچیس ایم پی ایز جو ہیں وہ اسلام آباد جا رہے ہیں، ورکشاپ ہے۔

قائد حزب اختلاف: تو ابھی تو خدا کا فضل ہے ہم ایک سو چالیس ممبرز ہیں، اگر پچیس ایم پی ایز نہ ہوں تو کیا ہوا۔

جناب سپیکر: سینتیس ایم پی ایز جا رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: سینتیس چلے جائیں پھر بھی سو سے زیادہ موجود ہیں۔

جناب سپیکر: تو سو کو لائے گا کون، کہاں سے، آپ کدھر سے لائیں گے، لودھی صاحب کہاں سے لے کر آئیں گے ؟

قائد حزب اختلاف: پلیز، آپ چلائیں جب موقع آجائے، بالکل ٹائم نہیں ہوتا تو دوبارہ اس کو Consider کر لیں گے۔ ابھی آپ سوالات لے لیں اور اگر وقت بچ گیا تو پھر ہم مہنگائی پہ بھی بات کرلیں گے، میری آپ سے گزارش ہے، اس میں آپ جلدی نہ کریں، جب اجلاس ہوگا تو رونق ہوگی اس اسمبلی کی اور جب اجلاس نہیں ہوگا تو پھر یہاں پر رونق نہیں ہوگی، آپ اکیلے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 2438 جناب بہادر خان صاحب۔ Answer is taken as read supplementary, please.

*2438 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2015 سے 2018 تک پی کے 16 ضلع لوئر دیر میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے جس کے لئے فنڈ منظور ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوتو جن سڑکوں پر کام شروع کیا گیا تھا ان پر کام جاری ہے یا بند ہوا ہے، نیز شلکنڈی ٹاکو روڈ شلکنڈی تا گودر، کوٹکی پائخیل سے

ماخزے درہ، گوسم پی سی سی روڈ، پی سی سی روڈ چار منگو یوسی برکلے، پی سی سی ٹانگے شاہ یو سی معیار، میاں کلی سے کامبٹ، بائی پاس غوژہ بانڈہ جان پاس ثمرباغ لنک روڈ، نوکوٹو روڈ اور حصارک روڈ تا حال مکمل نہیں کئے گئے جس سے مقامی لوگوں کو آمدورفت میں انتہائی مشکلات کا سامنا ہے، آیا صوبائی حکومت ان نامکمل سڑکوں کو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جن سڑکوں پر کام جاری ہے یا تاخیر کا شکار ہیں اے ڈی پی نمبر اور وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i)۔ ADP No.919/150837 اس کے تحت درجہ ذیل کام منظور ہوئے ہیں:

(1)۔ گودر روڈ (2) ٹاکو روڈ وغیرہ جس کا تخمینہ 199.796 ملین روپے ہے جس پر اب تک 104.593 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں، سکیم مکمل ہونے کے لئے مزید 95.00 ملین روپے درکار ہیں، جس پر زیادہ ٹھیکیداروں کے بقایات ہیں جس کے وجہ سے اکثر و بیشتر کام بند ہو چکے ہیں۔

(ii) ADP No.660/170358 کے تحت درجہ ذیل سکیم منظور ہوئے ہیں:

کوٹکی پائخیل سے ماخزے درہ روڈ، پی سی سی روڈ گوسم، چار منگو یوسی صدر برکلے، پی سی سی ٹانگے شاہ یوسی معیار، شلکنڈئی وغیرہ، تخمینہ لاگت 100.00 ملین روپے، اخراجات 54.961 ملین روپے، کام کی تکمیل کے لئے بقایا فنڈز 45.00 ملین روپے کی دستیابی۔

(iii)۔ ADP No.913/140830 کے تحت درجہ ذیل سکیم منظور ہوئے ہیں:
میاں کلے کامبٹ روڈ لنک روڈ غوڑہ بانڈہ لنک روڈ جان پاس، نوکوٹو روڈ، حصارک روڈ وغیرہ وغیرہ، تخمینہ لاگت 1210.570 ملین روپے، اخراجات 279/638 ملین روپے، کام کی تکمیل کے لئے بقایا فنڈز 931.00 ملین روپے کی دستیابی، مذکورہ بالا سکیموں کی تکمیل کے لئے 1070.00 ملین روپے درکار ہیں تاکہ محکمہ سکیموں کو بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے کی پوزیشن میں آجائے۔

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب، میں سپلیمنٹری سوال کروں گا منسٹر صاحب سے کہ یہ سارے روڈز اس میں موجود ہیں؛ اس اے ڈی پی میں Already منظور ہیں اور ان پر ابھی تک کام شروع نہ ہوا کیا وجہ ہے؟

Mr. Speaker: Minister for Communication and Works, Akbar Ayub Sahib,

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بہادر خان صاحب آنریبل ایم پی اے ہیں، ہمارے اپنے حلقے کے کاموں کے لئے میرے دفتر بہت آتے ہیں۔ جناب سپیکر، Basically مسئلہ فنڈنگ کا ہے، اگر فنڈز Available ہوں تو کام کو مکمل کرنا کوئی ایشو نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ہم As a department اپنی فیلڈ میں سے جتنی ڈیمانڈز ہوتی ہیں، وہ باقاعدہ طور پر بجٹ کے دوران پی اینڈ ڈی کو اور فنانس کو Forward کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، آگے ان کی Limitations ہیں، پلاننگ ونگ ہے پی اینڈ ڈی، وہ مختلف سکیموں کو مختلف نظر سے دیکھتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں، Critically زیادہ Important ہیں صوبے کے لئے، ان کو زرہ زیادہ فنڈنگ کرتے ہیں، جو اتنی

Important نہیں ہیں ان کو کم کرتے ہیں۔ بالکل ان کا جو سوال ہے جناب سپیکر، ان کے مسائل کو بھی سمجھتا ہوں اور میں سمجھ سکتا ہوں کہ ان کے لئے یہ پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہمیں جس وقت فنڈ مہیا کیا جائے گا، ہم On Time ان کو کوالٹی چیز ان شاءاللہ Provide کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: سر دے چې وائی دا خو زه نه پوهیږم چې څنګه وائې دوئ پرې ښه پوهه دی خو زه دا وایم چې یره دا کوم سکیم دے چې کومې پیسې اوس سی ایم منظورې کړی هلته، آیا دا به زه خرچ کومه که دا به ستا ایم این اے صاحب خرچ کوی؟ یوه، بل دا چې د دې افتتاح به زه کوم که هغه به کوي؟ بل دا ده چې دا په 2018 کښې چې کوم بجټ پاس شوے وو هغې کښې هم تاسو څلور آنی نه دی خرچ کړي، اوس هم چې په اے ډی پی کښې هم راغلے دے، منظور ہم دے، پیسې هم منظور شوي دي بیا هم پرې کار نه کوي، دا کمیټئ ته حواله کړئي چې په دی تفصیلی خبره اوشی۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ جناب سپیکر، یہ ہمیں جو ریلیزز ہیں First quarter کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: فرسٹ کوارٹر کی جو ریلیزز ہیں، ابھی دس دن پہلے آٹھ دن پہلے ہوئی ہیں، ڈسٹرکٹس میں پیسے چلے گئے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں پہلے بھی خرچ نہیں ہوئے، ایک روپیہ بھی پورے ڈیپارٹمنٹ میں سے Surrender نہیں ہوا کہ ہم کسی کو Re appropriate کر کے دے دیں، Financial crunch ہے جناب سپیکر، جس کی وجہ سے مسائل ہیں، آپ یقین کریں یہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی بیٹھے ہیں، میں ان کی طرف سے بھی ہر وقت

Fight کر رہا ہوں بلکہ میرے اوپر یہ سوال اٹھتا ہے کہ یہ ہر وقت پیسے مانگ رہا ہے، ادھر ہر وقت پیسے کے لئے Fight کرنا ہوتی ہے تو یہ میرا فرض ہے، میرا کام ہے، مجھے یہ منسٹری دی گئی ہے، میں اپنی طرف سے جناب سپیکر، ہر وقت کوشش کرتا ہوں، ابھی بھی ان کا کیس، بابک صاحب کے بھی سوالات ہیں، حالانکہ اتنے زیادہ فنڈز بھی نہیں، ان کی چیزیں بھی رکھی ہوئی ہیں، یہ مل جل کے ان شاءاللہ بیٹھیں گے، میں نے بابک صاحب کوریکویسٹ بھی کی تھی کہ آپ اپوزیشن کے چند لوگ ہمارے ساتھ آئیں، ہم سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھ کر خصوصی طور پہ اپوزیشن ممبرز کی سکیموں کے لئے جو بہت Delay ہوگئی ہیں، ان کے لئے Specifically کوئی پلاننگ کر کے ان کو اختتام پہ پہنچائیں جناب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2445، جناب بہادر خان صاحب، کوئسچن نمبر 2445، جناب بہادر خان صاحب۔

* 2445 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے پی کے 16 میں گزشتہ کئی سالوں سے واٹر سپلائی سکیم کے ٹیوب ویلز تعمیر کئے ہیں جو کہ عوام کے لئے پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیموں میں بعض ٹیوب ویل بند پڑے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کل کتنی سکیمیں تعمیر کی گئی ہیں اور جو فعال نہیں ہیں ان کی وجوہات بتائی جائیں کہ کروڑوں روپے سے تعمیر شدہ ٹیوب ویل جن میں واٹر سپلائی سکیمیں تا حال

کیوں بند پڑی ہیں جبکہ سٹاف بغیر ڈیوٹی تنخواہ لے رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمودخان (وزیراعلیٰ): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ نے پی کے 16 میں گزشتہ کئی سالوں سے واٹر سپلائی سکیم کے ٹیوب ویلز تعمیر کئے ہیں جوکہ عوام کے لئے پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سکیموں میں بعض ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں۔؛

(ج) پی کے 16 میں کل تعمیر شدہ سکیمیں 41 ہیں اور ان میں جو فعال نہیں ہیں، ان کے نام اور وجوہات درج ذیل ہیں:

(i) واٹر سپلائی سکیم دیارون، بند ہونے کی وجہ Pols کے لئے مالکان زمین نہیں دے رہے تھے جو کہ لوکل ایڈمنسٹریشن کے توسط سے راضی کئے گئے اور اب واپڈا والوں نے Pols کی تنصیب کا کام شروع کیا ہوا ہے جو کہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

(ii) واٹر سپلائی سکیم گرزہ بند ہونے کی وجہ سے ٹیوب ویل خشک ہو گیا تھا جس کے متبادل نئے ٹیوب پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(iii) واٹر سپلائی سکیم، بند ہونے کی وجہ میٹر کنکشن کا مسئلہ ہے، واپڈا کو نئے میٹر لگانے کے لئے لیٹر بھیجا گیا ہے۔

(iv) واٹر سپلائی سکیم قلعہ شاہ کنڈی بند ہونے کی مین وجہ سپلائی کا مسئلہ ہے جو کہ اس اے ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے۔

(v) واٹر سپلائی سکیم بادین یہ سکیم بجلی کی وجہ سے بند ہے بجلی لائن پر کام شروع ہے،بہت جلد مکمل ہوجائے گی۔

(vi) واٹر سپلائی سکیم مندپزوبند ہونے کی وجہ سے اس سکیم کے بارے میں لائنز زنگ آلودہ ہو چکی ہیں ٹینکی بھی خراب ہو چکی ہے جس کی بحالی کے لئے پی سی ون کا

تخمینہ لگایا جارہا ہے اے ڈی پی 19-18 میں شامل کیا جائے گا۔ اس سکیم کے لئے پی سی ون نان فنکشنل میں شامل کیاگیا ہے۔

جناب بہادر خان: اس کے جواب میں کیا ہے؟ اس کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں، اس میں منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو مطمئن ہیں آگے چلیں، 2445۔

جناب بہادر خان: **ایم این اے له ورکوی او ماله نه راکوي، دلته شنگه زه ناست یم، بجټ زه پاس کومه په اسمبلئی کښې زه ناست یمه، او ورکوی بهٔ ئے ایم این اے له۔**

جناب سپیکر: یہ فریش کوئسچن بنتا ہے، فریش کوئسچن، فریش کوئسچن، یہ فریش کوئسچن بنتا ہے، کوئسچن لے کے آئیں فریش کوئسچن ہے، رولز پڑھیں آپ کو پتہ ہونا چاہیے، دیکھیں فریش کوئسچن جناب، یہ Attitude ہوگا تو میں بند کر دوں گا؟ آرام سے بیٹھیں، آرام سے بیٹھیں، آرام سے بات کریں، میں کوئی بہرا نہیں ہوں، اس ہاؤس کے اندر آرام سے بات کریں۔

جناب بہادر خان: یہ ایم پی اے کا حق ہے، میں ایم این اے کو نہیں دوں گا یہ رولز ہیں یہ رولز نہیں، یہ ایم این اے کا حق اس آمدن سے نہیں ہے اس سے نہیں ہے، آرام سے بات کروں گا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، کوئسچن نمبر 2415 نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ لڑائی کرتے رہو، نگہت اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 2415۔

2415 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی کی تعمیر کے لئے تین کمپنیوں کو جوائنٹ ونچر ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کیلسن (Calson) کو بھی ٹھیکہ دیا گیا ہے؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نیب کے ساتھ مذکورہ مالکان اور کمپبی نے پلی بارگین کی تھی ؟
(د) اگر (الف) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بلیک لسٹڈ کمپنی اور نیب زدہ کمپنی کو کس قانون کے تحت ٹھیکہ دیا گیا ہے، نیز مذکورہ ٹھیکہ جات دیتے وقت اس بات کا خیال کیوں نہیں رکھا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، بی آر ٹی کوریڈور کی تعمیر کا ٹھیکہ مندرجہ ذیل تین چائنا و پاکستانی کمپنیوں کے جوائنٹ ونچر کو دیا گیا۔

نمبر شمار	ونچر کی تفصیل	نام تعمیراتی فرمز جن کو ٹھیکہ دیا گیا۔
1.	پروکیومنٹ آف سول ورکس از چمکنی تا فردوس سینما (Package 1- Lot-1 Recach-1)	M/s SGEC EC-Maqbool Calson (JV)
2.	پروکیومنٹ آف سول ورکس از فردوس سینما تا امن چوک (Package-11 Reach-11)	M/s SGEC-Maqbool Calsons (JV)
3.	پروکیومنٹ آف سول ورکس از گورہ قبرستان (پوسٹ آفس چوک تا کینسر ہسپتال	M/s SGEC-Maqbool Calsons (JV)

	حیات آباد) (Package-1 Lot-11/ Reach-111)	

(ب) جی ہاں، میسرز M/S Calson کمپنی بھی مذکورہ بالا جوائنٹ ونچر کمپنیوں کے اشتراک میں شامل ہے۔
(ج) پی ڈی اے M/S Calson نیب کے درمیان ہونے والی ڈیل سے ناواقف ہے۔
(د) مندرجہ بالا کمپنیوں کو ایشین ڈیویلپمنٹ بینک (ADB) کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق International Competitive Biding کی بنیاد پر ٹھیکہ جات دئیے گئے۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ ٹھیکہ دیتے وقت لوکل کمپنیاں بشمول M/S Calson کے پاس پاکستان انجینئرنگ کونسل (PEC) کی رجسٹریشن موجود تھی (PEC) کے ریکارڈ کے مطابق M/S Calsons بلیک لسٹ نہیں تھی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میں، میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، تو میں Prorogue کر کے جا رہا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میری بات، پہلے سر، میری بات تو سن لیں، سر، میں ریکویسٹ کر رہی ہوں آپ سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کوئی Attitude نہیں ہے، آپ لوگ ویسے وقت ضائع کر رہے ہو، نہ کرو ورنہ میں آگے جاؤں گا۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، پہلے میری بات تو سن لیں، پہلے میری بات سن لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ کریں، جناب بابک صاحب، کوئسچن نمبر 2505۔

2505 <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017-18 حلقہ پی کے 22 بونیر میں روڈز سیکٹر میں ایم اینڈ آر فنڈ مختص کیا گیا تھا، یہ رقم کہاں کہاں اور کتنی خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں، مالی سال 2017-18 میں ضلع بونیر کی مختلف سڑکوں کی مرمت کے لئے 48.400 ملین روپے فنڈ مختص تھا جس میں ضلع بونیر کے حلقہ PK-22 کی سڑکوں کی مرمت کے لئے 11.200 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور اس کی انتظامی منظوری مورخہ 16/2/2018 کو دی جاچکی تھی، ورک آرڈر بھی ٹھیکیداروں کو جاری کیا گیاتھا۔ اب محکمہ مالیات گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا پشاور نے سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بونیر بحوالہ چٹھی نمبر BO-1/FD/2-6/2018-19 مورخہ 31/11/2018 کو 48.400 ملین روپے ریلیز کر دیئے ہیں جن پر جنوری 2019 سے کام شروع ہوا اور 30/6/2019 کو مرمت کاکام ختم ہو چکا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

S.No.	Name of Roads	Amount
1.	Repair of Chinglai Ghurghushto road	2.00 (M)
2.	Repair of Amblela Nawagai,Nagrai Charorai kandaro to Malka Road 26-KM	7.500 (M)
3.	Repair of Sura Kawa Road 06-KM	1.700 (M)
	Total Amount	11.20 (M)

جناب سپیکر: جناب بابک صاحب ، جناب میاں نثار گل صاحب، کوئسچن نمبر 2472۔

(شور)

2472 میاں نثار گل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائینگے کہ:

(I) بی آر ٹی منصوبے کا ڈیزائن کس فرم نے بنایا ہے اس کی ڈیزائن پر کتنی رقم کی ادائیگی ہوئی ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): CDWP PC- II کا Project Design Advance نے 06-10-2016 کو 1253 ملین روپے منظور کیے تھے، اس میں 10 ملین ڈالر ADB کا حصہ تھا، جبکہ حکومت خیبر پختونخوا کا حصہ 234.301 ملین روپے ہے۔

بی آر ٹی منصوبے کا ڈیزائن مندرجہ ذیل فرمز کو دیا گیا تھا:

ادائیگی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

EPCM-MMP- Rs 129,145,542
EPCM Mot MC Donald UK $ 2334 000
OBDM - Exponent Engineers RS.63,957,089
OBDM- Logit Inc $ 2,372,277
PMCCB - Halcrow Pakistan $ 1,999,880

جناب سپیکر: جناب میاں نثار گل صاحب، کوئسچن نمبر 2656۔

2656 _ میاں نثار گل: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں JICA کے نام سے Rural Roads Improvement and Rehabilitation شروع ہوا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو: صوبے کے کن کن اضلاع میں اس پراجیکٹ پر کام شروع ہوا ہے، ہر ضلع کی سڑکوں کی تفصیل کلومیٹر کے حساب سے الگ الگ فراہم کی جائے، نیز ضلع کرک کو اس پروگرام میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی نہیں، صوبے میں JICA کی وساطت سے Pre-Feasibility سروے کرایا گیا ہ

سروے کے کنسلٹنٹ JICA نے Hire کئے پراجیکٹ کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔
(ب) صوبے میں کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہیں ہوا۔
جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب کوئسچن نمبر 2579۔
2579۔جناب عنایت اللہ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نےگورتئی بریکوٹ دریائے سوات کے مقام سے بٹ خیلہ ٹاؤن کے لئے ایک بڑی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری دی تھی؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر کروڑوں روپے خرچ آیاہے، سکیم کو معاہدہ کی مدت و لاگت میں مکمل نہیں کیا جاسکا؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کی موجودہ حالت کیا ہے؛ اس کی اولین تخمینہ لاگت کتنی تھی اور آخری لاگت کتنی ہے؛ مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز سکیم میں غیر معمولی تاخیر اور لاگت بڑھنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں، سکیم کو سال 2014 میں مکمل ہونا تھا، تاہم کورٹ کیسز فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سال 2017 میں تکمیل ممکن ہوئی۔
(ج) سکیم سے پانی کی ترسیل شروع ہے، اس کی اولین تخمینہ لاگت 631.594 ملین تھی اور آخری لاگت 785.00 ملین ہے، سکیم کی اولین منظوری میں پائپ لائن، بڑی ٹینکی تک رسائی کے لئے سڑک اور سٹاف کوارٹر کے لئے زمین کی خرید شامل نہیں تھی جو کہ آخری منظور

شدہ لاگت میں شامل ہے اور یہی سکیم میں تاخیر اور لاگت بڑھنے کی وجہ ہے۔

Mr. Speaker: They are all lapsed. Janab Inayatullah Sahib, 2533.

2533 ۔جناب عنایت اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر نگرانی ملاکنڈ ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیاں، ٹرک و مشنیریاں عرصہ دراز سے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں موجود ہو تو:

(i) ملاکنڈ ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں ناکارہ خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک و مشینری کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ گاڑیاں، مشینری کب سے پڑی ہیں، نیز خرابی نوعیت و مرمت کی لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے، مذکورہ سکریپ گاڑیوں اور مشینری کی نیلامی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈسٹرکٹ دیر پائیں میں ناکارہ اور خراب مشینری کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

(i) ملاکنڈ ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں ناکارہ اور خراب مشینری کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ii) سکریپ یا ناکارہ کی نیلامی کے لئے Condemnation Certificate کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن Delegation of power 2018 میں محکمہ کے کسی آفیسر کو یہ اختیار تفویض نہیں کیا گیا ہے۔ جس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ نمبر

بحوالہ SOR/2-10-/Misc/W&S/2009 مورخہ 08-03-2019 سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے بھیج دیا ہے، یہ اختیار ملنے کے بعد ناکارہ مشینری کی نیلامی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ ثمر بلور صاحبہ Question No. 2710 lapsed.

2710 محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:
سال 2017 میں وزارت قانون کو بھیجے گئے مجوزہ بل برائے افراد باہم معذوری (حقوق، بحالی اور افراد باہم معذوری کو با اختیار بنانے) پر کیا پیش رفت ہوئی ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): (i) ابتدائی طور پر مسودہ خیبر پختونخوا معذوری بل 2015 محکمہ قانون میں بذریعہ چھٹی مورخہ 02/01/2015 کو معائنہ کے لئے موصول ہوا۔

(ii) محکمانہ نمائندے کے ساتھ مورخہ 02/12/2015 کو میٹنگ ہوئی، اور محکمہ قانون نےبحوالہ چھٹی مورخہ 18/02/2019 انتظامی محکمے کو مجوزہ بل کے مسودے پر لگائے گئے ارسال شدہ اعتراضات کی روشنی میں نظر ثانی کرنے کے لئے کہا گیا۔

(iii) مجوزہ مسودہ خیبر پختونخوا افراد باہم معذوری (حقوق بحالی، اور افراد باہم معذوری کو با اختیار بنانے) کا قانون 2018ء کو انتظامی محکمے نے دوبارہ بذریعہ چھٹی مورخہ 23/02/2018 کو محکمہ ہذا کو ارسال کیا۔

(iv) مذکورہ کا محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا، اور اعتراضات انتظامی محکمے کو بذریعہ چھٹی 27/02/2018 ارسال کئے گئے۔

(v) مجوزہ مسودہ بل پرفارمنس اینڈ ریفارمز یونٹ نے بذریعہ چھٹی مورخہ 10/04/2018 اور انتظامی محکمہ نے بذریعہ چھٹی مورخہ 04/05/2018 محکمہ قانون کو بھجوایا گیا۔

(vi) 25/05/2018 کو محکمانہ اور PMRU کے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ میٹنگ ہوئی، انتظامی محکمے کو اعتراضات چھٹی مورخہ 30/05/2018 کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بل پر غور و خوض کرنے کے لئے کہا گیا۔

(vii) چھٹی مورخہ لف G کی روشنی میں انتظامی محکمے نے ایک نظر ثانی مسودہ بل بذریعہ چھٹی نمبر 09/07/2019 بھجوایا۔ مذکورہ کا محکمہ قانون نے جائزہ لیا اور بحوالہ چھٹی نمبر 26/05/2018 انتظامی محکمے کو ان کے مسودہ بل پر دوبارہ غور کرنے کے لئے کہا گیا کیونکہ مذکورہ مسودہ بل میں محکمہ قانون کے اعتراضات کے تصفیہ نہیں کیا گیا۔

(viii) انتظامی محکمے نے چھٹی لف I کا حوالہ دیتے ہوئے ایک نظر ثانی شدہ مسودہ بل بذریعہ چھٹی میں 07/09/2018 بھیجا۔

(ix) 02/10/2018 کو محکمانہ نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیال کے لئے میٹنگ ہوئی اور بحوالہ چھٹی مورخہ 03/10/2018 انتظامی محکمے کو نظر ثانی شدہ مسودہ بل ارسال کرنے کے لئے کہا گیا۔

(x) لف K کی تعمیل میں انتظامی محکمے نے نظر ثانی شدہ مسودہ بل محکمہ قانون کو بذریعہ چھٹی مورخہ 23/10/2018 معائنہ کے لئے ارسال کیا اور

(xi) مذکورہ کا محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا اور اپنے اعتراضات سے انتظامی محکمے کو بذریعہ چھٹی مورخہ 08/11/2018 کو آگاہ

کیا گیا کیونکہ محکمہ قانون کے اعتراضات کی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔

(xii) آج کی تاریخ تک مذکورہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود خصوصی تعلیم اور ترقی نسواں محکمے کے ذمے تعطل میں ہے، اس لئے مذکورہ بل کے بابت محکمہ کے ذمے کچھ بھی زیر التواء نہیں ہے، تفصیل ایون کوفراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: محترمہ شمس صاحبہ، ایم پی اے، آٹھ دن کے لئے؛ جمشید خان مہمند، ایم پی اے، ایک دن کے لئے؛ حاجی انور حیات خان، ایم پی اے، ایک دن کے لیے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، ایک دن کے لیے؛

The sitting is Adjourn for ten minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: Attendance میں کر رہا تھا، جمشید خان مہمند ایم پی اے، ایک منٹ مجھے یہ ختم کرنے دیں، جمشید خان مہمند، ایم پی اے ایک دن؛ حاجی انور حیات خان، ایم پی اے ایک دن، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے ایک دن آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ حاجی لائق ﷴ خان، ایم پی اے آج کے لئے؛ حاجی فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، نذیر عباسی صاحب، ایم پی اے آج اور کل کے لئے، محترمہ ملیحہ اصغر صاحبہ ایم پی اے ایک دن کے لئے، آج کے لیے، آسیہ صالح خٹک صاحبہ ایم پی اے 30 ستمبر تا 18 اکتوبر، نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج

کے لئے، فیصل امین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، شکیل بشیر خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محب اللہ خان منسٹر صاحب آج کے لئے، سردار یوسف صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب رنگیز خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, Durrani sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف) :
جناب سپیکر صاحب! یقین جانئیے بڑے عزت وقار کے ساتھ یہاں پر جو بھی بات آپ کرتے ہیں، ہمارے پاس احترام کا ایک رشتہ ہے، ہم اس کو بڑے ادب کے ساتھ لیتے ہیں لیکن آج تو آپ کا رویہ مجھے پتہ نہیں ہے، ناراض نہ ہونا گھر سے غصے میں آئے ہو یا ادھر کسی نے غصہ دلوایا ہے؟ یہ تو ایسی بات ہے کہ ایک ممبر نے صرف اتنا ہی کہا ہمارے اکبر ایوب صاحب سے، منسٹر صاحب سے اس نے کہا کہ فنڈ کی میں بات نہیں کر رہا ہوں، آپ کا خزانہ خالی ہے، آپ مجھے صرف اتنا Ensure کرا دیں کہ یہ فنڈ جو اسی خزانے سے جا رہا ہے اور اس صوبائی اسمبلی نے پاس کیا ہے، یہ آپ کے ایم این ایز کے Through خرچ ہو گا یا میرے ذریعے خرچ ہوگا؟ اس کا Simple جواب تھا، اکبر ایوب خان کہتے کہ ایم این اے کے Through خرچ ہوگا، ہم سن لیتے یا یہ کہتے کہ یہ فنڈ ایم پی ایز کے Through خرچ ہوگا، کوئی جھگڑے والی بات تو تھی نہیں، ابھی اس کے لئے فریش کوئسچن لانا کہ ایم این ایز کے Through ہوگا یہ آپ کے رولز ہیں اس اسمبلی کے، آپ کا یہاں پرڈیڈک ایکٹ ہے، اس میں ہے کہ سائٹ

سلیکشن، وہ ایم پی اے کرے گا۔ ابھی یہ ہے کہ یہ جواب اگر وہ عزت دار طریقے سے اکبر ایوب صاحب دے دیں، یہ ان کو جواب دیتا کہ ایم این ایز کے لئے ہے آپ کے لئے نہیں ہے، پھر بھی ہم مطمئن ہوتے۔ ابھی جس طریقے سے آپ چاہتے تھے کہ میں سوالات کا ٹائم ختم کر دوں تو ایک سوال پہ دوسرا، دوسرے سوال پہ تیسرا اور آپ نے سارے بلڈوز کئے اور آخر میں ناراض بھی آپ ہوگئے اور سوالات بھی ہمارے آپ نے لے لئے، تو ناراض تو ہمیں ہونا چاہیئے تھا، اگر آپ سوال کا صحیح جواب نہ دیں نگہت کیوں کھڑی ہوگی، اگر آپ بابک صاحب کے سوال کا صحیح جواب نہ دیں وہ کیوں کھڑا ہوگا، ہمارا تو آج بھی آپ سے گلہ ہے، کہ اس اسمبلی کو چلانا ہے، اپوزیشن کے لئے تو سب سے اچھی بات یہ ہے جو آج کا ماحول ہے لیکن یہ اس صوبے کے مفاد میں نہیں ہے، جو ہمارے حالات ہیں، اس میں اس قوم اور ملک کے لئے کچھ نہیں ہے، ہم آپ کو صرف یہ گزارش کرتے ہیں کہ ٹائم پہ اسمبلی کا اجلاس شروع کریں، آدھا گھنٹہ اگر اس قوم کے لئے زیادہ دے دیں تو اس میں کیا تکلیف ہے کوئی قدغن نہیں ہے، کبھی بھی ہم نے تین گھنٹے کا جو اجلاس ہے وہ پورا نہیں کیا ہے، تو اگر آپ اس طرح غصے سے اسمبلی چلاتے ہیں، وہ تو پھر-----

<u>جناب سپیکر</u>: آئندہ وقت پر آکے اجلاس شروع کروں گا، جتنے بھی ممبر ہوں گے کورم کی کوئی نشاندہی نہیں کرے گا۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: بالکل صحیح ہے، ہم نے تو اجلاس بلایا ہے، ہم تو کورم کی نشاندہی کریں گے ہی نہیں، آپ اجلاس شروع کریں، لیکن آپ کی ایک ذمہ داری اور بھی بنتی ہے

کہ جو حکومت کا ایم پی اے یہاں پر حاضری نہیں دیتا، پارٹی کو اس کے بارے میں لکھیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Agreed.

قائد حزب اختلاف: جو یہاں پر منسٹر بیٹھا ہے اور وہ حاضری نہیں دے رہا ہے، آپ اس کو لکھیں، آپ نے پہلے بھی وارننگ دی تھی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Agreed.

قائد حزب اختلاف: تو پلیز سپیکر صاحب، آپ کی اس چیئر کا ہمیں بہت زیادہ احترام ہے لیکن آپ ممبران اسمبلی کا احترام بھی اسی طرح کریں، آپ غصے سے کہتے ہیں کہ آپ کا میں مائیک بند کرتا ہوں، یہ آپ کے ساتھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں درانی صاحب، ممبران کو بھی چیئرکا ذرا خیال رکھنا چاہیئے، اب منور خان صاحب مجھے سبق سکھانے کے لئے کھڑے ہو جائیں تو میں نے بھی سبق سکھایا ہے پھر ان کو، اب آپ بات کرتے ہیں، بابک صاحب کرتے ہیں، کبھی میری آپ کے ساتھ Hot talk نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، آپ بڑے منصب پر بیٹھے ہیں، آپ کا سینہ اتنا کھلار ہنا چاہئیے کہ اس میں جو نہ چاہنے والی چیز ہو اس کا بھی برداشت ہو، پھر یہ اسمبلی خوش اسلوبی سے چلے گی۔ آج دیکھو ہماری نگہت نے شور کیوں کیا، اس کا بڑا اہم سوال تھا بی آرٹی پر، ابھی یا تو آپ بی آر ٹی کو بچانا چاہتے تھے، کہ ڈسکشن نہ ہو، چونکہ بی آرٹی ابھی اس طرح چیز بن گئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو موقع دیا تھا نگہت کو کہ آپ بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: تو آپ اس طرح کر لیں کہ ایک تو سوالات بھی کر لیں اور آخر میں آدھا گھنٹہ دے دیں، مہنگائی ہے، آج اس اخبار میں ایک خبر ہے جو کہ بڑی شرمناک ہے، وہ یہ ہے کہ ہنڈا اور ٹویوٹا موٹرز نے پانچ ہزار ملازمین فارغ کر دیئے، گاڑیاں بنانے والی غیر ملکی کمپنی بند ہونے کا خدشہ ہے، تجارتی بینکوں سے کار فنانسنگ سٹاف فارغ ہونا شروع ہوا، اڑھائی ہزار کار فنانسنگ سٹاف فارغ، پانچ ہزار ایک اور پندرہ سو، یہ ہمارے ملک کا حال ہے کہ جو تھوڑی بہت یہاں پر Investment تھی، باہر سے لوگ آئے تھے، ٹویوٹا کار، ہنڈا کار آج کی خبر یہ ہے، اگر اس طرح ہمارے ملازمین فارغ ہو رہے ہیں، ہم یہاں پر اس کا ذکر نہ کریں؟ تو پلیز آپ اب غصہ اتار دیں، آپ کے لئے میں ایک Lexotanil کی گولی صبح جب میں آتا ہوں ڈھائی بجے آپ کے ٹیبل پہ ہوگی.....

جناب سپیکر: ایک منور خان صاحب کو بھی دیں اور بہادر خان صاحب کو بھی ساتھ.....

قائد حزب اختلاف: اس کو بھی دے دیں گے لیکن اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور اس اسمبلی کے وقار کے لئے اکبر ایوب صاحب ذرا یہ کہہ دیں کہ یہ فنڈ بہادر خان کے Through خرچ ہوگا یا قومی اسمبلی، نیشنل اسمبلی کے ممبر.....

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر، شکریہ اتنا شور پڑ گیا کہ وہ جواب دینے کا موقع ہی نہیں ملا، جناب سپیکر، یہ ایم پی اے جن سکیمز کا ذکر کر رہے ہیں یہ کوئی سی ایم ڈائریکٹیو یا Special initiative نہیں ہے، یہ اے

ڈی پی کی سکیم ہے، یہ نہ ایم این اے کے کہنے پہ لگے گی نہ ایم پی اے کے کہنے پہ لگے گی، یہ ڈیپارٹمنٹ اور کنٹریکٹر کا جو ایک ایگریمنٹ ہے یہ اس کے مطابق لگے گی۔ جناب سپیکر، یہ ہم اجازت نہیں دے سکتے کہ وہاں کا جو افسر ہے، ایکسیئن ہے یا ایس ڈی او ہے ایم این اے کی اجازت لیں یا ایم پی اے کی اجازت لیں اور تب بل دیں، یہ نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، اور جہاں تک جناب سپیکر، میرے بھائی نے بات کی ہے، آپ مجھے جواب دینے دیں پلیز، میرے بھائی نے بات کی ہے افتتاح کی، جناب سپیکر، قانون میں کوئی افتتاح کا ذکر نہیں ہے، یہ ایک Good will کے اوپر وہ تختی لگا دیتے ہیں، آپ کو وہ ہار بھی پہنا دیتے ہیں اور افتتاح بھی کرا دیتے ہیں جناب سپیکر، باقی جناب سپیکر، ہماری طرف سے کبھی کسی کو نہیں روکا گیا، آپ افتتاح کریں یا آپ افتتاح نہ کریں، جس کا دل کرتا ہے جا کے افتتاح کریں جناب سپیکر، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ تو ہم آپس میں جانتے ہیں ساری بات،منسٹر صاحب پر پارٹی ڈسپلن کے لئے کچھ مجبوری ضرور ہوگی وہ ہم جانتے ہیں لیکن ایک سب انجینئر نے جب بہادر خان سے افتتاح کیا تو اس کا حال آپ نے کیا کیا، کس کس جگہ پہ کیا، ایک بندے کا ایک سال میں پانچ دفعہ ٹرانسفر ہوا ہے، پانچ دفعہ دو مہینے کے بعد بھی ہوتی رہی خدارا یہ سسٹم آپ خراب نہ کریں، یہ عارضی دن ہوتے ہیں، اور یہ اس طرح چلے جاتے ہیں کہ یقین جانیں آپ سمجھیں گے نہیں کہ یہ وقت کس طرح گزر

گیا؟ لیکن آپ ان ممبران اسمبلی کو اتنا بے عزت نہ کریں، اتنا شرمندہ اپنے ووٹر کے سامنے نہ کریں، یہ وقت گزرتا جاتا ہے لیکن اے ڈی پی کی جو فنڈنگ ہے یہ ڈائریکٹ کدھر سے آتی ہے، یہاں پر اس صوبے سے جاتی ہے، یہ فنڈنگ اس اسمبلی کے اندر ڈسکس نہیں ہوسکتی، اکبر ایوب صاحب اس طرح باتیں نہ کریں، آپ تو بڑے خاندانی آدمی ہیں اور کوئی مسئلہ آپ کو درپیش ہے، جس طرح ایک دن مجھے کان میں آپ نے کہا کہ یہ میری مجبوری ہے، آج تک وہ بات میں نے نہیں کی لیکن وہ مجبوری بڑی عجیب مجبوری تھی، وہ جمہوریت کے ساتھ اس طرح تھی کہ میں اگر زبان کھول دوں اور وہ مجبوری جو آپ نے مجھے کہی تھی تو میرے خیال میں کل اخبار میں سرخیاں آجائیں گی لیکن آپ کے ساتھ ہمارا ایک تعلق ہے، رشتہ ہے، کچھ باتیں ہم اپنے اندر ادب کے لئے رکھتے ہیں، تو آپ پلیز اس طرح نہ کہیں کہ یہ اے ڈی پی کا فنڈ ہے، صاف کہہ دیں کہ مجھے پریشر ہے، میرے ایم این اے، کا میں مجبور ہوں تو ہم برداشت کر لیں گے، ہم میں برداشت کرنے کی صلاحیت ہے لیکن جب بات آپ صحیح طرح نہیں کرتے کہ بہادر خان صاحب خوش ہو جائے تو بہادر خان صاحب کے حلقے میں تو لڑائی ہی لڑائی ہے، جب بھی میں کوئی فوٹو ادھر دیکھتا ہوں تو وہ دو بندوں کی لڑائی کے درمیان میں آجاتے ہیں، تو آپ اپنا جو خاندانی آپ کا وقار ہے وہ بھی استعمال کریں، منسٹر کے ساتھ ساتھ اور ممبران کو جواب بھی عزت وقار سے دیں، آپ یہ کہہ دیں بس ابھی میں بیٹھ جاؤں گا کہ میں ایم این اے کے Through خرچ کرتا ہوں، ہم کوئی شور نہیں کریں گے، آپ

نے جواب دیا ہمارا کچھ اور بس نہیں ہوگا۔

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 5, Privilege Motion: Ms Asiya Asad, Ms Sumaira Shams Sahiba, Liaqat Ali, Pir Musawar Khan and Mr. Muhammad Zahoor, MPAs, to please move their joint privilege motion No. 32, in the House. Who will move Liaqat Khan?

<u>جناب لیاقت علی خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔سپیکر صاحب، میں ایک تحریک استحقاق پیش کر رہا ہوں، ایک آفیسر نے کمیٹی کے اجلاس میں غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیا کیا ہوا تھا، مجلس قائمہ نمبر 12 برائے محکمہ صحت کا اجلاس مورخہ 06 اگست2019 کو منعقد ہوا جس میں مسمی امیر امان اللہ وائس ڈین گومل میڈیکل کالج ڈیرا اسماعیل خان نے محکمے کی جانب سے شرکت کی، مذکورہ آفیسر نے کمیٹی کے اجلاس میں غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا ہوا تھا، جس پر چیئرپرسن صاحبہ مجلس قائمہ نے ان کو تنبیہہ بھی کی لیکن وہ اپنے اس رویئے سے باز نہ آیا اور مسلسل کمیٹی کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالتا رہا جس پر چیئرپرسن صاحبہ نے اس کو اجلاس سے چلے جانے کا کہا موصوف جب کانفرس روم سے باہر جانے لگا تو انتہائی غیر مناسب انداز میں مخاطب ہوتے ہوئے کمیٹی ممبران کو دھمکی دی کہ وہ کمیٹی ممبران کو اس کا جواب دےگا لہذا تحریک پیش کی جاتی ہے کہ مذکورہ معاملے کو مزید کارروائی کے لئے مجلس قائمہ نمبر 1 برائے استحقاقات کو حوالہ کی جائے تاکہ مذکورہ آفیسر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوسکے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The privilege motion, moved by the honorable Members, may be referred to the Privilege Committee No.01? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the Privilege Committee.

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب، پیار سے بات کریں، میں بھی پیار سے بات کروں گا۔

جناب منور خان: میرا Tone ہی ایسا ہے سر، میں آپ کے ساتھ ہی As MPA آرہا ہوں، میرا مقصد بالکل یہ نہیں تھا کہ آپ میری بات پر ناراض ہوں گے، اس پر میں آپ سے Sorry کرتا ہوں، اس قسم کی بات نہیں ہوگی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی بات نہیں، آپ ہمارے بھائی ہیں، کوئی ایسی بات نہیں۔ Thank you very much ۔ ایڈجرنمنٹ موشنز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشنز، سوری۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attentions. Ms Samar Bilour Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 494, in the House. Muhtrama Samar Bilour Sahiba.

Ms. Samar Haroon Bilour: Mr. Speaker, thank you very much. I haven't been given an answer for my call attention notice, I have been given a letter, dated on the 2nd of September, three weeks ago, whether department has been asked for a answer, but I haven't been given an answer and I think, this is a great waste of my time and the time of the rest of the Members of this House, because this an issue جو آپ کے آفس نے Important enough سمجھا ہے اور آپ نے اس کو ایک کال اٹینشن نوٹس کے لئے Pick کیا ہے، تو میں پوچھنا چاہوں گی اور خاص کر یہ Disabled people کے بارے میں جو ان لوگوں کی Marginalized community ایک

Why have I not been given تو ، ہے Marginalized community an answer to this?

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم ، یہ تو ابھی کال اٹینشن ہے، 494 آپ پڑھیں گی تو Then we'll take the answer، آپ Readout کریں پہلے تو نہیں آیا آج آیا ہے آپ کا۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: آج پہلے آپ پڑھیں اپنا کال اٹینشن، Readout, please۔

<u>محترمہ ثمرہارون بلور</u>: وزیر برائے محکمہ عاملہ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے 03 دسمبر 2018 کو خصوصی افراد کے لئے ملازمتوں کا کوٹہ دو فیصد سے چار فیصد بڑھانے کا اعلان کیا ہے، نشتر ہال پشاور میں Right to Information Commission کے زیر اہتمام قومی تقریب International Disable Day کے موقع پر کیا تھا، لہذا وضاحت کی جائے کہ مذکورہ اعلان پر عمل درآمد کب تک ہوگا، اور اب تک ہونے والی پراگریس کے بارے میں معزز ایوان کو مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond? Minister for Law, please respond.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، ایک تو آپ نے بھی Clear کر دیا، محترمہ ثمر بی بی آنریبل ممبر ہیں ہماری، چونکہ یہ کال اٹینشن ہے تو کال اٹینشن آج ہی Move ہوئی ہے اور کال اٹینشن جو 10 (a) ہے تو اس کے مطابق تو سر، یہ آج چونکہ پیش ہوا ہے، آج اس کا سرسری جواب منسٹر دے دیتا ہے رولز کے مطابق، بہر حال سر یہ ایشو جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو ڈیپارٹمنٹ کو پہلے گیا ہوا تھا، آج نہیں، آج انہوں نے پیش کیا،

یہ پہلے سے ڈیپارٹمنٹ کو گیا ہوا ہے، آپ یہ بتا دیں اس کا جو پوائنٹ ہے کہ یہ جو کوٹہ ہے، یہ بڑھانے کا حکومت کا کوئی پروگرام ہے؟

وزیر قانون: سر، میں گورنمنٹ کا جواب دے رہا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کال اٹینشن اور کوئسچن میں فرق ہوتا ہے، ٹھیک ہے، I agree with the honorable Member کہ جواب بھی آنا چاہئیے اور ڈیٹیل بھی آنی چاہئیے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب آپ کے پاس آنا چاہئیے اور آپ نے پھر یہاں ہاؤس میں جواب ان کو دینا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے۔

وزیر قانون: کال اٹینشن جو ہوتا ہے اس کا سکوپ تھوڑا Limited ہوتا ہے، اس میں ڈیٹیلڈ جواب نہیں آتا لیکن I will respond انہوں نے جو Issue raise کیا ہے، وہ بہت زیادہ Important ہے بلکہ آج جو کوئسچنز آور میں جو ان کا کوئسچن تھا، وہ بھی Miss ہوگیا ہے، وہ بھی Disabled لوگ جو ہمارےپراونس سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے بارے میں تھا، وہ بھی بہت زیادہ اہم تھا، تو سر وہ بھی اس کے اوپر میرا پورافوکس تھا، جواب میں ان دونوں کا اکٹھا دے دیتا ہوں۔ جو چیف منسٹر صاحب نے سر، اناؤس کیا تھا ایک فنکشن میں International Disabled Day کے اوپر، تو انہوں نے ان کادو فیصد سے چار فیصد بڑھانے کا اعلان کیا تھا، وہ جو Job quota ان کا ہوتا ہے سر، آج میری چیف منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے اور چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے بھی میں نے Contact کیا ہے، I assure the honorable Member کہ چیف منسٹر جو بھی اعلان کرتے ہیں تو اس کے

اوپر پھر عمل درآمد ہوتا ہے اور آج چیف منسٹر صاحب نے Direct کر دیا ہے، ثمر بی بی نے آج ایشو اٹھایا ہے تو اس کی وجہ سے آج چیف منسٹر صاحب نے Direct کر دیا ہے کہ اس اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو چیف منسٹرسیکرٹریٹ سے ایک لیٹر آج یا کل جاری ہو جائے گا اور اس پر قانونی کارروائی ہوگی اور ان شاء اللہ وہ Implement ہو گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

وزیر قانون: سر، جو Disable ایکٹ، ایک سیکنڈ سر.....

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر قانون: دوسرا سر، انہوں نے سوال پوچھا تھا، وہ بھی Disable کے متعلق ہے جن کوہم سپیشل لوگ کہتے ہیں، تو سر، اس وقت ہمارے صوبے میں ہم محسوس کر رہے تھے کہ یہ جو ایکٹ ہے جس سے ان لوگوں کو مراعات مل رہی ہیں یا Facilitate ہو رہے ہیں تو That is not sufficient، اس کا جو Purpose ہے تو اس وقت ان کے لئے ایک ہمارا فیڈرل لاء تھا، 1980 میں ایک آیا تھا Disability Act، وہ ابھی صوبے نے Adopt کر لیا، اس وقت That is enforced، جو ہم نیا ایکٹ لا رہے ہیں Disability Act جو ہم لا رہے ہیں تو ان شاء اللہ اس سے اور بھی Reinforceہو جائے گا اور میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دیا ہے کہ سوشل ویلفیئر والوں کے ساتھ بیٹھ کے اسی ہفتے وہ ڈرافٹ فائنل کرکے وہ کیبنٹ میں اور پھر اسمبلی میں پیش کریں تاکہ وہ بھی پاس ہوجائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ دے دیں، ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: دیتے ہیں، یہ کال اٹینشن ایک رہ گیا ہے وہ ختم کرلوں۔
Mr. Faisalzeb, MPA, Call Attention No. 498, Mr. Faisalzeb, MPA, to please move his call attention notice No. 498, in the House. Mr. Faisalzeb, MPA.
جناب فیصل زیب: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مرکزی حکومت نے بابت بی ایچ یو شیکاولہ شانگلہ منصوبے کی تعمیر کے لئے مورخہ 19 اکتوبر 2009 کو تقریباً 22 ملین روپے مختص کئے تھے اور ایک سال کے اندر یعنی 18 اکتوبر 2010 تک مکمل کرنے کے احکامات جاری کئے تھے لیکن بدقسمتی سے نو سال گزرنے کے باوجود مذکورہ منصوبے پر 33 فیصد کام مکمل ہوا ہے جبکہ 67 فیصد کام التواء کا شکار ہے۔ مذکورہ منصوبے میں تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیا جائے اور مذکورہ کام کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ جناب سپیکر، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہوں گا۔
جناب سپیکر: جی فیصل زیب۔
جناب فیصل زیب: اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے ہمیں یہ کوئسچن کی ڈیٹیل دی گئی ہے، اس میں ایسے کوئسچنز ہیں جن کے Four to five months ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا اور اب بھی اسمبلی کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے ان کو لیٹر کیا ہے کہ وہ جواب دیں۔ تو سپیکر صاحب، Kindly آپ جب ایک ڈیپارٹمنٹ سے کوئسچن کرنا چاہتے ہیں تو ان کو ایک ٹائم پیریڈ دیں، کہ Within a month یا Within fifteen days آپ اس کا جواب دیں، اب میرا ایشو Solve ہوچکا ہے، لیکن کوئسچن کا جواب ابھی تک نہیں آیا،

تو Kindly آپ اس پر ذرا مہربانی کریں ایک آرڈر جاری کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ توجہ دلاؤ نوٹس، Solve ہوگیا آپ کا؟

<u>جناب فیصل زیب</u>: جی ہوگیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو پھر تو ختم ہوگئے، جو آپ کے وہ -----

<u>جناب فیصل زیب</u>: نہیں، وہ نہیں سر، وہ توجہ دلاؤ نوٹس الگ ایشو ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا وہ الگ ہے، یہ جو کوئسچن والی آپ کی بات ہے I would like to direct my Secretariat they should hold meeting with me، یہ جو بھی Delay ہوتا ہے Answers میں، اس کے لئے ہم ایک پلاننگ کریں اور ڈیپارٹمنٹ کو ایک ٹائم لائن دیں And department will be bound to give us answers in that specific period of time. یہ ہم کرتے ہیں اس کو، جی احتشام خان۔ Ihtisham, Khan, Minister for Health, to respond please.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جیسا کہ ایم پی اے صاحب نے کہا، یہ Concerned جو ڈسپنسری ہے شانگلہ میں ہے، یہ ریاست سوات کے دور کی ڈسپنسری ہے، اور یہ 2005 کے زلزلہ میں یہ Damage ہوئی تھی۔ اس وقت ایرا کے فنڈ سے اس کے لئے فنڈ Allocate ہوا تھا، تقریباً ساڑھے چوبیس ملین، اس میں 33 فیصد فنڈ استعمال ہوا تھا اور اس Facility میں بھی Overall جتنی Facilities کو وہ فنڈ کر رہے تھے لیکن اس کے بعد نو سال ہوئے ہیں تقریباً ہمیں ایرا کی طرف سے فنڈ نہیں ملا، یہ ایرا کا پراجیکٹ تھا، وہ اس کو Rehabilitate کرنے جارہے تھے، تو میں ایم پی اے صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ

ان کی Constituency میں آتا ہے تو یہ میرے ساتھ ملیں، ان شاء اللہ نیکسٹ اے ڈی پی میں اس کی Repair اور Rehabilitation کے لئے ہم فنڈ منظور کر دیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، فیصل صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: سر، مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: میں دوں گا آپ کو ٹائم، اس کے بعد دوں گا، اذان کے بعد دوں گا۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: چاربلز کا Introductionہے، اس کے بعد آپ کی باری ہے، Introductionہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: سپیکر صاحب، بہت کم ٹائم لوں گی۔

جناب سپیکر: او کے، نگہت اورکزئی صاحبہ، چھوٹا سا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چھوٹا سا ہے، بڑا معصومانہ سا میری پارٹی کا مسئلہ ہے اس لئے میں بات کر رہی ہوں، آپ ان سے سر،

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
جو قوم ہوتی نہیں ہے حق پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس اس کی سزا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کی نمائندے کی حیثیت سے سید خورشید شاہ صاحب کی گرفتاری کی مذمت کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، ہمیں احتساب سے، ہمیں نیب سے، ہمیں جیلوں سے، ہمیں ہتھکڑیوں سے، ہمیں حبس بے جا میں رکھنے سے، ہماری زبانیں کاٹنے سے، ہمارے پاؤں پر لاٹھیاں مارنے سے پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی جیالا اور کوئی جیالی بھی وہ اس بات سے نہیں ڈرتی کیونکہ ہماری قائد

محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے اپنی جان اس دھرتی پہ قربان کی، ذوالفقار علی بھٹو جو کہ قائد اور محسن ہے اس پاکستان کے، جنہوں نے ایٹم بم جس کا خود نوازشریف صاحب نے بھی، خود مشرف نے بھی اعتراف کیاکہ اس کے خالق جو تھے وہ ذوالفقار علی بھٹو تھے، جناب سپیکرصاحب، ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے، آپ مجھے بھی ہتھکڑی لگا دیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میرے گھر کی کوئی بےعزتی کرے یا مجھے اس حالت میں گرفتار کرے تو میں ایک دہشت گرد ہوں اور مجھے دہشت گردی کی طرح اور مجھے ایک ایسا الزام ثابت ہونے سے پہلے مجھے ہتھکڑیوں میں اور مجھے رینجرز کی گاڑیوں میں اور مجھے اس طریقے سے لے جایا جائے کہ میرے گھر کی بھی بےعزتی ہو، چادر اور چاردیواری کا بھی تحفظ نہ ہو، تو جناب سپیکر صاحب، میں لعنت بھیجتی ہوں ایسے احتساب پر، میں لعنت بھیجتی ہوں ایسے نیب پر، نیب کا چئیرمین وہ ذرا اپنی ویڈیو نکال کے دیکھیں کہ کیا اس کو اخلاقی طور پر اس کرسی پر بیٹھنے کاحق ہے؟ نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، پاکستان پیپلزپارٹی کے ساتھ جو بھی آپ کریں گے لیکن آج کتنے ماہ ہوگئے ہیں، زرداری سے آپ نے کتنا پیسہ وصول کر لیا، آپ نے فریال بی بی سے کتنا پیسہ وصول کر لیا؟ آج تو چوروں اچکوں اور ڈاکوں کی حکومت بھی نہیں ہے، اس کے باوجود آپ Loss میں جارہے ہیں، اس کے باوجود آپ کا ریونیو نہیں بڑھ رہا ہے، اس کے باوجود مہنگائی ہے، اس کے باوجود بجلی کے بلوں میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کے باوجود پیٹرول میں اضافہ ہورہا ہے، جناب سپیکر

صاحب، جو منی لانڈرنگ ہوتی تھی، کروڑوں کے حساب سے، اربوں کے حساب سے، جناب سپیکر صاحب، اور جو آرڈیننس کے ذریعے یہ معاف کیاگیا، تین سو ارب روپے ہیں اور اپنے چہیتوں کو نوازا گیا تو بقول عمران نیازی کے یہ ان کی ایک خاص لائن ہوتی تھی کہ یہ کسی کے باپ کا مال ہے، یہ کسی کے باپ کا مال نہیں ہے یہ آپ کریں گے اپنے چہیتوں کے لئے، جناب سپیکر صاحب، اسی بات پر میں اسمبلی سے واک آؤٹ کرتی ہوں اور میں یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ ہمیں دیوار سے اتنانہ لگایا جائے کہ کل جب آپ کی گورنمنٹ یا آپ کے* + اگر دیوار سے لگیں توان کی چیخیں آسمان پہ ہوں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ واک آؤٹ نیب کے خلاف ہے؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں آپ کو جناب سپیکر صاحب، یہ ہمیشہ آپ کا جو*+ ہے اور آپ کے جتنے بھی Spoke persons ہیں، وہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہم نے گرفتار کیا ہے، تو ظاہر ہے کہ نیب کو آرڈر وہی سے ملتا ہے، کہ جو پرائم منسٹر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں *+ والے الفاظ حذف کرتا ہوں *+ والے الفاظ میں حذف کرتا ہوں۔

Introduction of Bill, Item No. 8: The Minister for Revenue, to please introduce the Succession (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2019, in the House. Decorum please, Decorum in the House.

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: فضل حکیم صاحب، فضل حکیم صاحب، Decorum in the House، جی لاء منسٹر، لاء منسٹر، پلیز نگہت بی بی، آپ تشریف رکھیں، نگہت بی بی، نگہت بی بی آپ تشریف رکھیں پلیز، آپ نے اپنا

View point پورا کر لیا آپ تشریف رکھیں، آپ بھی تشریف رکھیں، آپ سارے تشریف رکھیں، تشریف رکھیں پلیز، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، No cross talk please, no cross talk please, no cross talk please.

(شور)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، اپنے ٹائم پہ بولیں، نگہت بی بی، اپنے وقت پہ بولی ہے، آپ بھی ٹائم لے لیں اپنے وقت پہ بول لیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں ایسا نہیں چلے گا I am to the treasury benches نگہت بی بی نے ٹائم لیا انہوں نے بات کی، آپ بھی ٹائم پہ اپنی بات ضرور کرلیں، نگہت، ابھی مجھے لاء منسٹر کو ٹائم دینا ہے۔ جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر میں، میں سر، لاء جو آپ نے بتایا سر، وہ میں پیش کر رہا ہوں لیکن میں دو منٹ سر آپ کی اجازت سے میں ضرور یہ بات کروں گا۔ ایک تو سر، یہ ہے کہ یہاں پر پہلے بھی بات ہوئی، درانی صاحب نے بھی بات کی یہاں پر، اس سے پہلے بھی آپ نے بریک لے لی، ایڈجرنمنٹ لے لیں پندرہ منٹ کی اور میں اگر سر آپ کی وساطت سے اپوزیشن لیڈر اور یہ اپوزیشن رہنما اگر سن لیں سر وہ تھوڑا آپ بتادیں، اگر سن لیں توزیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، تشریف رکھیں پلیز، تھینک یو، تھینک یو۔
وزیر قانون: سر، میں جو بات کہہ رہا ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں، کہ اس سے پہلے بھی تو آپ نے پندرہ منٹ کی بریک لی یہاں پہ اور ابھی بھی جو ہے تھوڑی بہت تلخی اس ہاؤس کے اندر پیدا ہوگئی، اس کا سر، یہ ہوتا کیوں ہے؟ اس لئے ہوتا ہےکہ یہاں پر میں نے ایک بات کرنی ہے، میں ایک پارٹی کا نمائندہ ہوں،میں گورنمنٹ کا منسٹر ہوں، میں نےاپنا موقف بیان کرنا ہے، میں نے اپنی پارٹی کا بھی موقف بیان کرنا ہے اور حکومت کا بھی بیان کرنا ہے، یہاں پر اگر اپوزیشن کے جتنے بھی لوگ ہیں، انہوں نے بہرحال اپنا موقف بھی بیان کرنا ہے جس طرح بہادر خان صاحب اور ان کاحق ہے، یہاں منور خان صاحب کاحق ہے یا نگہت بی بی کاحق ہےیا اپوزیشن لیڈر سب کا حق ہے لیکن سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ باتیں ہم ایک اچھے انداز سے بھی کرسکتے ہیں، ہم اگر اپنی بات منوانا چاہتے ہیں یا دلیل کے ساتھ بات کرناچاہتے ہیں تو ایک اچھے انداز سے ایک خوش اخلاق انداز سے، آپ نے سر، یہاں پر سارے ممبرز نے مجھے نوٹ کیا ہوگا، میں ساری باتوں کا جواب میں دیتا ہوں لیکن میں ایک اخلاق اور ایک تمیز اور دائرے کے اندر میں جواب ضرور دیتا ہوں (تالیاں) سر، میری ریکوسٹ یہ ہے کہ یہاں پر ہم سب ووٹ لے کر آئے ہیں، ہمیں کوئی دریا یا کوئی وہ پشتو میں، **خوړ**، کہتے ہیں کوئی ہمیں،**خوړ**، یا دریا یہاں پر بہا کر نہیں لایا ہے، ہم یہاں پر پہلے بھی Elect ہوئے ہیں، ابھی بھی Elect ہوئے ہیں، اس ملک

کا وزیر اعظم بھی Elect ہوا ہے، اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی Elect ہوا ہے اور اگر آپ کا Elect ہو جائے تو وہ تو Elect ہے پھر تو دھاندلی نہیں ہے اور پھر بالکل ماحول بھی ٹھیک ہے اور سسٹم بھی ٹھیک ہے لیکن اگر عوام ہمیں ووٹ دیں تو پھر ہم سلیکٹ ہو گئے، پھر دھاندلی ہو گئی اور پھر سسٹم بھی خراب ہے، اس طرح نہ کریں، آپ نے اپنی باریاں کر لی ہیں، آپ نے ووٹ بھی لیا ہے، آپ Elect بھی ہوئے ہیں، اس طرح سر، بات نہیں کرنی چاہئیے سر۔ دوسری بات سر، میں یہ کہہ رہا ہوں میں ریکویسٹ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو Select اور Elect والی باتیں ہیں، اس کو ختم ہونا چاہئیے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو ٹائم دوں گا ۔

<u>وزیر قانون</u>: اگر کسی نے سلیکٹ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے سلیکٹ کیا ہے اور عوام نے سلیکٹ کیا ہے اور ادھر اس ایوانوں میں ہم آئے ہیں، اس طرح سلوک نہ کریں۔ اچھا سر، میں ایک پوائنٹ اور بتاتا ہوں یہاں پر تو اس الیکشن میں یہ معزز ممبران جو ادھر اپوزیشن کے بیٹھے ہیں اس الیکشن میں تو انہوں نے بھی حصہ لیا ہے، تو آیا آپ بھی سلیکٹ ہو کر آئے ہیں، اس اسمبلی میں کہ نہیں الیکٹ ہو کر آئے ہیں، یہ بھی ذرا بتا دیں، میں سر، میں صرف اتنا ایک اور پوائنٹ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Please, decorum in the House آپ کی سپیچ کے دوران کوئی نہیں بولا، آپ تشریف رکھیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ جو نیب کے، میڈم ، ذرا میری بات سنیں۔ یو منٹ۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون: مہربانی کریں، مہربانی کریں، تھینک یو۔

وزیر قانون: سر، میں بھی کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں، کہ یہ جو آج نیب میں کیسز چل رہے ہیں تو ان کا بھی ذرا ریکارڈ دیکھ لیں، اخباری ریکارڈ دیکھ لیں اگر اور ریکارڈ نہیں دیکھ سکتے ہیں، یہ کیسز کس وقت میں بنے ہیں، اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کس کی تھی، وہاں پر جو اس وقت کیس بنے تھے تو وہ کس نے بنائے تھے، وہ نیب کے کیسز جو ہیں آیا اس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ نے بنائے تھے؟ ابھی تو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ نہیں یہ نیب، نیب ایک آزاد ادارہ ہے، ہمارے منسٹرز پر بھی کیس تو بنائے ہیں، علیم خان نے پنجاب میں استعفیٰ نہیں دیا تھا؟ یہاں پر اعظم سواتی صاحب کے اوپر ایک بات آئی تو انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا؟ آپ بھی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کریں کیسز Face کریں کورٹ میں، کیسز ہو سکتا ہے کہ اگر آپ جیت جائیں، آپ نے کرپشن نہیں کی ہے، آپ بالکل صاف ستھرے ہیں تو عدالتیں آپ کو بری کر دیں گی، ہم تو اپنی گورنمنٹ چلا رہے ہیں، ہمیں تو مینڈیٹ ملا ہوا ہے، یہاں پر کوئی مکھی بھی مر جاتی ہے تو کہتے ہیں عمران خان نے نیب کو بتایا ہے کہ ان کے اوپر کیس بنا دیں، اس طرح تو سر، نہیں ہوتا، نیب میں پہلے سے کیسز بنے ہوئے ہیں، آپ دفاع کریں، Defend کریں ہر ایک چیز سر، میں آخری بات میڈم، آخری بات، میڈم، اس طرح نہ کریں، اپوزیشن کے لیڈروں سے میری ریکویسٹ ہے، اس طرح نہ کہیں کہ صبح آپ اٹھے ہیں، آپ نے رات کو صحیح نیند آپ کو نہیں آئی تو آپ کہتے ہیں یہ عمران خان کی وجہ سے

ہمارے ساتھ ہوا ہے، وہ تو ایک پراسیس ہے، چلا آ رہا ہے، اس طرح تو نہیں ہے کہ جس دن آپ کی خوراک ہضم نہ ہو وہ بھی عمران خان کی وجہ سے آپ کی خوراک ہضم نہیں ہوئی، تو سر، میں بہت احترام کے ساتھ، میں نے جوش خطابت میں اگر تھوڑا بہت میں نے اگر کچھ کہا ہے تو خیر میرے آنریبل کولیگز ہیں مجھے اتنی Space دیں گے اور سر، میں یہ ایکٹ ابھی پیش کر لوں یا آپ آگے اور کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آئٹم نمبر 8 ہے۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوا تسلسل مجریہ 2019کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Revenue, Minister for Law to please introduce the Succession Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Succession Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduce. Item No. 9: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Legal Aid Bill, 2019, in the House.

مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوا قانونی معاونت بل مجریہ 2019کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa legal Aid Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker, Mr. Speaker; I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa legal Aid Bill 2019 in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوا سیاحت مجریہ 2019کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019, in the House.

<u>Minister for Law</u>: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The Bill stands introduce.

مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوا علاقائی اور ضلعی ہیلتھ اتھارٹیز مجریہ 2019کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: The Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, in the House.

<u>Minister for Health</u>: Honourable Speaker Sahib, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced. Discussion on Price Hike.

مہنگائی پر عام بحث

<u>جناب سپیکر</u>: ڈسکشن پہ آتے ہیں، بابک صاحب؟

<u>جناب سردار حسین</u>: اس میں اگر آپ رولز Relax کریں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، بس میں پیش کرتا ہوں، بڑا اہم ہے اور میرے خیال میں یہ میں نے، آپ اس پہ بات کرنا چاہ رہے ہیں اوکے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: جناب، یہ.....

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب یہ Already ایجنڈا آئٹمز پہ آ رہا ہے، کل کے اس پر۔

<u>وزیر خوراک</u>: یہ ایجنڈے پر آ گیا ہے، ایجنڈے پر۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ Already ایجنڈا آئٹم ہے ہمارے پاس۔

وزیر خوراک: یہ ایجنڈا آئٹم ہے۔
جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایجنڈا میں ہے، اسی پوائنٹ کے اوپر، بہتر یہ ہے یہ ریزولیوشن اس ڈسکشن کے بعد آپ Put کر کے پاس کر لیں، جس دن کل یا پرسوں آپ بحث کرتے ہیں تو پھر یہ ریزولیوشن بھی اس دن پاس کر لیں گے، اس دن بہتر رہے گا کہ آپ کی ڈسکشن بجلی کے منافع کے اوپر ہی ہے، انہی چیزوں کے اوپر ہی ہے اسی دن پھر یہ ریزولیوشن ساتھ لے آئیں، پرسوں شاید یہ آ جائے ایجنڈے پہ تھرڈ آئٹم، یہ آپ کا صوبے کے بجلی کے خالص منافع پر تفصیلی بحث، تو یہ تھرڈ آئٹم جب آ جائے گا ایک آدھ دن میں تو اس کے بعد آپ یہ اپنی ریزولیوشن لے آئیں، یہ ساری پھر پاس ہو گی، ٹھیک ہے۔ ابھی ذرا ایجنڈے پہ آئیں،

Discussion on Price hike of Food and Non Food items.

اراکین: نماز کے لئے وقفہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Okay, fifteen minutes prayer break and then again we will meet to discuss on agenda item No. 11.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: Who will start debate, please? بابک صاحب، آپ کرتے ہیں، آئٹم نمبر 11۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں کوئی وزیر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آ رہے ہیں لابی میں ہیں، سب Around ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، ایجنڈا جب ہم اپوزیشن Submit کر رہے تھے جناب سپیکر، تو ہمارا یہی مدعا تھا کہ جو عوامی مسائل ہیں، قومی مسائل ہیں، اس پر ذرا تفصیل سے بحث ہو۔ جناب سپیکر، مهنگائی حقیقت دا دے چې ډېره زیاته شوا او هر څه په روڼین کښې که مونږه اوګورو نو وقتاً فوقتاً په هر وخت کښې ګرانی چې ده هغه روانه وي، دلته ریټونه خیژی د 25 جولائی 2018 د انتخاب نه پس جناب سپیکر، پوره یو کال کښې په ټول ملک کښې، او بیا ظاهره خبره ده مونږ به د خپلې صوبې خبره کوؤ او زمونږه په صوبې کښې چې کوم معروضی حالات دی جناب سپیکر، په هغې تاسو هم ډېر ښه خبر ئي او مونږ ټول چې Militancy hit area ده او دا جنګ ځپلي علاقه ده او دي دهشت ګردئ زمونږ معیشت په مکمله توګه تباه کړے دے، جناب سپیکر، دلته زمونږ په صوبه کښې تقریباً تقریباً ټولے کارخانے جناب سپیکر بند دی او بیا د جنګونو او د دهشت ګردئ په وجه باندې زمونږ د صوبے نه ډېر خلق چې دے هغه Migrate شوے دے، هغه Displacement د هغوی شوے دے، د پاکستان په مختلفو ښارونو کښې پښتانه پاتې کیږي او کډوال دی جناب سپیکر، ظاهره خبره ده تاجر برادری چې ده چې څومره Investors دی هغوی هم تر ډېره حده پورے د هغې دهشت ګردئ په وجه باندے یا د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لابیز میں جو ایم پی اے صاحبان ہیں انہیں ہاؤس میں لائیں۔

جناب سردار حسین: هغوی خپل کاروبارونه تقریباً تقریباً جناب سپیکر دلته Wind up کړی دی، سپیکر صاحب نے مجھے حکم کیا کہ منسٹر صاحبان آ رہے ہیں تو اسی لئے میں نے شروع کی۔ جناب سپیکر، حقیقت هم دا دے چې یو آئټم داسې نه دے فوډ آئټم او نان فوډ آئټم چې د هغې په قیمتونو کښې اضافه نه وی شوي، مونږ که د پټرولیم مصنوعات ته اوګورو، مونږ که د بجلئ قیمت ته اوګورو، مونږ که فوډ آئټم ته او ګورو، مونږ که نان فوډ آئټم ته ګورو جناب سپیکر، تر دے حده پورې چې د پاکستان په تاریخ کښې شاید چې کومه سبسډی به ملاؤیده حاجیانو صاحبانو ته دا اولنے حکومت دے د پاکستان په تاریخ کښې

چې هغه سبسډی ختمه شوه، حکومت یا د حکومت واکداران دا مهنګائې څنګه Justify کوي هغه ځان له غیر منطقی خبره ده جناب سپیکر، چې هغه Justify کیږي۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب، آپ پوائنٹس نوٹ کریں اس پہ آپ ہی Respond کریں گے، جب یہ Wind up ہو گا.....

<u>جناب سردار حسین</u>: چلو میں اردو میں بات کر لوں گا۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: جناب سپیکر، یہ تو پشتو میں بات کر رہے ہیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نہیں، میں اردو میں بات کر لوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: Respond آپ نے کرنا ہے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، حکومت Justify نہیں کر سکتی جس طرح میں نے پشتو میں ذکر کیا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ حجاج کرام جو ہیں جو سبسڈی حکومت دیتی تھی وہ سبسڈی انہوں نے واپس کر دی اور جس طرح وہ Justify کرتے ہیں کہ جو حج ہے وہ مالدار لوگوں پہ فرض ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اگر حج پاکستان کی نئی حکومت تیس لاکھ بھی رکھے تو جو لوگ Afford کر سکیں گے وہ حج کو جائیں گے، یہ Justification نہیں ہے جناب سپیکر، یہ تو ہمارے مذہب میں ہے کہ جو ہمارے مذہبی فرائض ہیں یہ ریاست کی ذمہ داریوں میں آتا ہے کہ وہ آسانیاں پیدا کرے مسلمانوں کے لئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمیں وہ وقت بھی یاد ہے جب اسد عمر صاحب جو آج کل منسٹر نہیں ہیں، وہ یہی کہا کرتے تھے کہ یہ جو پیٹرول ہے یا پٹرولیم مصنوعات ہیں، یہ چالیس اور پینتالیس روپیہ لٹر کا وہ بتا رہے تھے کہ یہ اس سے اگر زیادہ ہو تو یہ

قیمتوں میں پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کے جو پیسے ہیں، وہ حکمرانوں کی جیبوں میں جا رہے ہیں، جب ڈالر کی قیمت، میں نے خود سنا ہے اور جناب، جو ہمارے پی ٹی آئی کے ساتھی ہیں، وہ دھرنوں میں گئے ہیں، انہی دھرنوں میں، میں نے یہ سپیچز سنی ہیں کہ جب ہمارے آج کے وزیر اعظم اور پی ٹی آئی کے جو ہمارے محترم سربراہ ہیں عمران خان صاحب، وہ خود کہا کرتے تھے کہ جب ڈالر کی قیمت ایک روپیہ بڑھ جاتی ہے تو یہ پیسہ حکمرانوں کی جیببوں میں چلا جاتا ہے، جناب سپیکر، ہم نے خود یہ سپیچز سنی ہیں، جناب سپیکر، کہ روزانہ کی بنیاد پہ بقول ان کے کبھی سات ارب کا فگر بتاتے تھے اور کبھی پندرہ ارب کا فگر بتاتے تھے کہ روزانہ اسی ملک میں کرپشن ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، سوالات پھر اٹھیں گے اور ظاہر ہے آج ہم جب دیکھ رہے ہیں، تو ہم اس بات میں نہیں پڑنا چاہتے اور نہ ہمیں پڑنا چاہئیے کہ کون Elect ہے اور کون Elect نہیں ہے؟ بات اس سے کافی آگے گئی ہے جناب سپیکر، اور میں Avoid بھی کروں گا جن باتوں پہ ہم ایک دوسرے کو ہم تکلیف نہیں دیں گے جناب سپیکر اور نہ ہمیں دینا چاہئیے لیکن اگر دیکھا جائے تو کس طرح Justify کریں گے، یہ مہنگائی کا جو طوفا ن ہے، بجلی کی قیمت کو آپ دیکھیں، یہاں پر میں اور خوشدل خان صاحب نے ایک ایک بجلی کے بل پر ہم نے کام کیا اور چھ ہزار سے لے کے آٹھ ہزار تک، جو بیس ہزار کا بل آتا ہے اس میں ٹیکسز ہوتے ہیں، آٹھ ٹیکسز ہوتے ہیں مختلف قسم کے جناب سپیکر، ہم نے اس کی نشاندہی بھی کی اور اس کے باوجود ہمارے صوبے میں آپ کم وولٹیج کو دیکھیں،

بجلی کی قیمت کو دیکھیں اور لوڈ شیڈنگ کو
دیکھیں جناب سپیکر، یعنی بجلی کا جو بل
ہے عام آدمی ادا کرنے سے قاصر ہے۔ جناب
سپیکر، مہنگائی، اب ہر سوال کا یہ جواب
کہ پچھلی حکومتیں کرپٹ تھیں، پچھلی
حکومتوں نے کرپشن کی ہے اور آسانی سے ایک
جملہ اوپر سے لے کر نیچے تک سارے دہرا
رہے ہیں، Repeat کر رہے ہیں کہ حالات صحیح
ہو جائیں گے، آپ لوگوں نے گھبرانا نہیں،
جناب سپیکر، ایک سال کے عرصے کو جب ہم
دیکھتے ہیں اور جب ہم پی ٹی آئی کے
حکمرانوں کی باتوں کو دیکھیں جناب سپیکر،
ہمیں یہی کہتے ہیں کہ ہمیں سسٹم Collapsed
ملا ہے، وہ بھی مان لیتےہیں، ستر بہتر سال
پاکستان کے ہو گئے ہیں، یہاں پر تو ماشاء
اللہ سسٹم ہے، ہم دیکھ رہے ہیں، جن لوگوں پر
الزامات لگائے جا رہے ہیں کہ وہ کرپٹ
ہیں، ان کی حکومتوں میں تو اتنی مہنگائی
نہیں تھی جناب سپیکر، یعنی ایک فرد اس
معاشرے کا ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، جس
پہ یہ بوجھ نہیں ڈالا گیا ہو، اوپر سے
ہمیں آئی ایم ایف ڈکٹیٹ کر رہاہے جناب
سپیکر، ہماری مجبوریاں اور ہماری ضرورتیں
اپنی جگہ لیکن آئی ایم ایف جو ہمیں ڈکٹیٹ
کر رہا ہے وہ ہم Afford نہیں کر سکتے۔
ہمارے ملک کا ایک باشندہ بدقسمتی سے
ایک کلو کا وزن اٹھانے کا متحمل نہیں ہو
سکتا اور چالیس چالیس اور پچاس پچاس کلو
وزن اس پر لاد رہے ہیں، تو وہ چلائے گا
نہیں، چیخیں اس کی نہیں اٹھیں گی؟ تو
جناب سپیکر، وہ کیا کریں گے جناب سپیکر،
ہمارے حکمران آئی ایم ایف سے ڈکٹیشن لیتے
ہوئے ان کو ضرور بتانا چاہئیے، کہ یہ
پاکستان ہے یہ کوئی انگلینڈ نہیں ہے، یہ

کوئی یورپ نہیں ہے، یہ کوئی ترقی یافتہ ملک نہیں ہے، باقی ممالک جو ترقی یافتہ ہیں وہاں اگر کوئی Jobless ہو ان کو گھر میسر نہ ہو تو ظاہر ہے جناب سپیکر، ان کو اور ان کے بچوں کو Stipend دیا جاتا ہے جن کو وہ لوگ ان کی زبان میں سوشل کہتے ہیں، ارزان شرائط پر جناب سپیکر قرضے دیتے ہیں، انہوں نے امن و امان کی صورتحال اتنی ٹھیک رکھی ہوئی کہ کسی کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہیں ہے جناب سپیکر، اب وہ لوگ ٹیکسز دیتے ہیں، وہ لوگ اگر قیمتیں بڑھاتے ہیں تو انہی ممالک کے باشندے وہ Afford کر سکتے ہیں۔ یہاں پر تو آپ دیکھیں جناب سپیکر، ہم سارے تین تین اور چار چار گن مین ساتھ لئے پھرتے ہیں، یہ ہم مستی کے لئے نہیں کر رہے ہیں، یہاں پر کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہے، یہاں پر امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہے، جناب سپیکر، یہاں پر روزگار کے مواقع نہیں ہیں جناب سپیکر، یہاں پر تمام کارخانے بند ہیں۔ جس طرح میں نے ذکر کیا جناب سپیکر، یہاں پر تو وہ انوسٹمنٹ نہیں ہے کہ مارکیٹ چلے، زندگی کی ضروریات اور لوازمات Smooth طریقے سے آگے بڑھیں جناب سپیکر، اب ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمارے حکمرانوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئیے جناب سپیکر، مجھے امید ہے اور ہم امید رکھتےہیں کہ جب بار بار ہمارے صوبے کے عوام کو ہمارے حکمران یہی کہتے ہیں کہ حالات ٹھیک ہوں گے، وہ حالات کس طرح ٹھیک ہوں گے؟ اگر یہ بات تفصیل سے آ جائے تو میرے خیال میں پھر بھی بات بن جائے گی۔ ابھی آپ دیکھیں، یہاں پر وزیر خزانہ صاحب تو آتے بھی نہیں ہیں ان کو آنا چاہئیے،

یہاں سے جب اپوزیشن کے ایک ممبر نے بتایا کہ ڈالر اڑان کر گیا ہے تو انہو ں نے کہا کہ نہیں Inflation کا ڈالر کے اڑان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، تو میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ جناب سپیکر، اگر نہیں ہے تعلق تو پھر ایک روپے کے دو ڈالر بنا دو، یہ تو آسان کام ہے پھر، لیکن ایسا تو ہے نہیں جناب سپیکر، ان تمام حالات کو کنٹرول کرنا ہو گا جناب سپیکر، اب اس طرح تو نہیں ہے کہ ہمارے صوبے میں جتنے اسسٹنٹ کمشنرز ہیں وہ جب صبح اٹھیں گے تو درزیوں کو جرمانہ کریں گے، قصابوں کو جرمانہ کریں گے، میڈیکل سٹوروں کو جرمانہ کریں گے، ٹیکسی ڈرائیوروں کو جرمانہ کریں گے اور جتنے بھی چھوٹے موٹے جو ہمارے پیشہ ور لوگ ہیں، صبح سے لے کر شام تک اور ان کو ایک ٹارگٹ ملا ہوا ہوتا ہے حکومت کی طرف سے کہ آپ لوگوں نے ریونیو اکٹھا کرنا ہے، ہر ایک تحصیل کو یہ ٹاسک ملا ہے، کہ پچاس لاکھ سے لے کر ایک کروڑ تک، پچہتر اور پچاسی لاکھ تک آپ نے اسی تحصیل میں عوام سے لینا ہے، دینا کچھ نہیں ہے، دینے کے لئے صرف میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہترین تقریریں اسمبلی کے فلور پہ ہوں، جلسوں میں ہوں یا باہر ہوں جناب سپیکر، ابھی تو یہ لوگ یہ نعرے لگا رہے تھے، ہم نے دیواروں پر پڑھا تھا کہ "اب نہیں تو کب، ہم نہیں تو کون" اسی حالت کے لئے، اسی دن کے لئے ایک بندہ معاشرے کا جو سروس مین ہو جناب سپیکر، آپ لوگوں نے ان کے ساتھ کیا ڈرامہ رچایا، صوبائی حکومت نے کہ اسی صوبے میں سب سے زیادہ ملازمین کی تعداد اساتذہ کی ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے، تو بجٹ سے پہلے اساتذہ کو لولی پاپ

کا وہ دے دیا کہ ہم آپ کے انتخابات کرا رہے ہیں تو انہوں نے بجٹ کے موقع پر تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ نہیں کیا، تمام ملازمین کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ آپ، یعنی اس حکومت نے اسی صو بے کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کتنا کیا اور ٹیکسز میں ان لوگوں نے کتنا اضافہ کیا اور ان پہ ٹیکس ماہانہ کتنا لگا؟ جناب سپیکر، حکومت کو ایک سال ہو گیا ہے، مرکز ہو، صو بہ ہو، جو بھی عہدیدار ہو اسی پارٹی کا، صبح سے لے کر شام تک نواز شریف صاحب کو گالیاں، ان پہ الزامات، زرداری صاحب اور اس کی پارٹی پر الزامات، جناب سپیکر، وزراء کو اپنے کام پر توجہ دینی چاہئیے جناب سپیکر، اور پھر ہمارے صوبے کے ساتھ جو سلوک روا رکھاجا رہا ہے، میں شارٹ کر رہا ہوں، جناب سپیکر، عجیب منطق ہے، اے آر وائی ایک چینل ہے یعنی، ڈی جی آئی ایس پی آر اس کو سرٹیفیکیٹ دے رہا کہ اے آر وائی بہترین چینل ہے، بھئی بہترین چینل ہے، ہاں ہو گا بہترین چینل لیکن تمہارا کیا کام ہے تیرا اس کے ساتھ کیا لینا دینا؟ جناب سپیکر، جو ٹیکسز ہیں Wave off کرنا ہو تو ان کے لئے تو پیسہ ہے، اسد عمر صاحب پنجاب کے ٹیکسٹائل ملز کی، یہ سننے والی بات ہے، تین پرسنٹ بجلی کی سبسڈی دے رہے ہیں جو کہ نوے ارب بنتے ہیں، نوے ارب ان کو دے دیا جناب سپیکر، پنجاب کی بجلی، پانی کے علاوہ دیگر سکیموں سے 228 ارب آرڈیننس کے ذریعے تو آپ ان کو معاف کر دیتے ہو، شکر الحمد ﷲ کہ آج سوشل میڈیا کا دور ہے اور پریشر اتنا آیا کہ وہ آرڈیننس واپس ہو گیا لیکن میرے صوبے کو 1986 میں، اس پہ

تفصیلی بات کروں گا، یہ صرف اس کے ساتھ نتھی کر رہا ہوں جناب سپیکر، کہ 1986 میں اے جی این قاضی فارمولہ بنا ہے، سات دفعہ کونسل آف کامن انٹرسٹ جو آئینی ادارہ ہے، پی سی آئی نے Approve کیا ہے، 1991 میں مملکت پاکستان کی وفاقی کابینہ نے اس کی Approval دی ہے جناب سپیکر، 2018 میں تین دفعہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا 2018-19, 2017-2018, 2016-2017 تقریباً اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق 500 ارب روپیہ بنتا ہے تو وزیر اعظم صاحب، بڑی معذرت کے ساتھ، اسلام آباد سے بھی سٹیٹمنٹ نہیں دیتے، ادھر آ جاتے ہیں میری زمین پہ مجھے کہتے ہیں کہ میرے حالات ایسے نہیں ہیں، آپ کے حالات تو ہم دیکھ رہے ہیں، ادھر آپ اپنوں کو نواز رہے ہیں، اربوں روپیہ سے نواز رہے ہیں اور ایک پورا صوبہ جس صو بے کے تمام وفاقی وزراء یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ شکر الحمد للہ کہ پاکستان کا وزیر اعظم بھی پختون ہے، یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی وفاقی کابینہ میں پختون وزیر ہیں لیکن حالت کیا ہے جناب سپیکر، ان کو ایسا نہیں کر نا چاہئیے تھا، ہم سمجھتےہیں کہ جب سندھ میں یہ بات ہو رہی ہے کہ کراچی کو فیڈریشن کے ساتھ ملا رہے ہیں، مرکزی حکومت کے ساتھ، جناب سپیکر، ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں، کہ اٹھارہویں ترمیم کے خاتمے کی باتیں ہو رہی ہیں جناب سپیکر، اور پھر یہ بات بھی جناب سپیکر کہ ہمیں اپنا آئینی حق وہ ہمیں نہیں دیا جا رہا، تو جناب سپیکر ظاہر ہے یہ مہنگائی اس طرح بڑھے گی جناب سپیکر، یہ خوش آئند بات ہے کہ طور خم کا راستہ ان لوگوں نے کھولا، یہ خوش آئند بات

ہے، ابتداء سے ہم کہہ رہےہیں کہ باجوڑ، یہاں باجوڑ کے ممبران بیٹھےہیں، نوافہ سے لے کر بلوچستان کے اس کونے تک جناب سپیکر، جتنے بھی راستے پاک افغان بارڈر پر ہیں ان کو کھولنا چاہئیے جناب سپیکر، تاکہ ہماری ایکسپورٹ بن جائیں، یعنی آگے جا کے جناب سپیکر، وسطی ایشیاء، افغانستان سے آگے جا کر وسطی ایشیاء ممالک ہیں، گوادر سے بھی ہم دور ہیں اور کراچی کے سی پورٹ سے بھی ہم دور ہیں، یعنی پختونوں کے جیتنے، یہاں کی معیشت کی مضبوطی کا واحد ذریعہ یہ ہمارے میدانی راستےہیں، لہذا میں پی ٹی آئی کے ان تمام ممبران کا، ہم ایک صوبے کے لوگ ہیں اور ان مسائل پر کم از کم ہمارا آپ لوگوں کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ان مسائل کو اجاگر کرنا، تشویش ناک بات ادھر ہوئی کہ وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا، گورنر خیبر پختونخوا اور اسی صوبے کے پختون نمائندے وزیر، وزراء اور ممبران سٹیج پہ بیٹھے ہوتے ہیں اور وزیر اعظم آئینی حقوق سے انکار کرتا ہے اور ان کا رد عمل نہ آنا میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو کل اپنی عوام کو جواب دہ ضرور ہونا ہو گا جناب سپیکر، تو مجھے امید ہے کے ان شاءاللہ مہنگائی کے اس طوفان کو کنٹرول کرنے، کم کرنے، آسانیاں پیدا کرنے، اشیائے ضروریہ کو ارزان نرخوں پہ فراہم کرنے کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں لیکن آپ کے حکم پہ میں نے شروع کیا اور آخر تک میرے خیال میں سنجیدگی کو آپ دیکھیں تو اس پہ انسان شرمندہ ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو بابک صاحب۔ اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ ابھی جب میں کھڑا ہوتا ہو ں اور آپ کی طرف دیکھتا ہوں اور پھر ادھر بھی دیکھتا ہوں تو مجھے شرمندگی ہوتی ہے، کیوں یہ ہماری جو صوبائی حکومت ہے، یہ اپنے صوبے اور ملک اور عوام کے لئے کتنے عجیب سے یہاں پر آئی ہے، یہاں پر تو لاء منسٹر نے بڑی میٹھی میٹھی باتیں کیں کہ کس طرح یہ نئی متنازعہ بات بن جائے گی، میں ہمیشہ جوڑنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن یہاں پر لودھی صاحب ہمارے بڑے محترم ہیں اور ہمارے ایریگیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہ دونوں آپس میں کبھی میرے خیال میں ایک دوسرے کو ملے بھی نہیں ہیں کہ وہ Notes لیں، جب آدمی اٹھتا ہے توخیال میں آتا ہے کہ میں کس لئے بات کر رہا ہوں، کس کو کہوں، کیوں کہوں؟ ایک سوال تو یہ ہے کہ میں یہاں پر کیوں اپنا وقت ضائع کروں، اپنے دل کو اتنی تکلیف کیوں دوں؟ اور اس کے بعد اگر مجھے سننے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہے تو میرے ذہن میں یہ بات آئے گی، کہ وہ اس پر عمل کریں گے؟ سپیکر صاحب، آپ کس طرح اس اسمبلی کو چلائیں گے، یہ تو یقین جانئیے آپ کے ساتھ ایک رشتہ اور تعلق ہے اور اس بنیاد پر یہاں اپوزیشن بڑی برداشت کر رہی ہے، بہت سی چیزوں کو ہم Ignore کر رہے ہیں لیکن یہاں اگر اپوزیشن کی بات وزیراعلیٰ صاحب سننے کے لئے بھی یہاں نہیں آتے، دو ہیں یا تین ہیں سینئیر وزراء بھی ہیں اور ہماراجو فنانس کا جو وزیر ہے، وہ تو ٹیلی فون اور کمپیوٹر پہ لندن سے، امریکہ سے اس حکومت کو چلا رہے ہیں، آپ

ذرا مجھے فنانس منسٹر کی حاضری بتا دیں کہ یہ اس ایوان میں کتنی بار آیا ہے؟

جناب سپیکر: لودھی صاحب، برائے مہربانی جتنے ایم پی ایز ہیں آپ کے اور جتنے منسٹرز ہیں، ان کی حاضری لیں اور وزیراعلیٰ کو بھیج دیں اور عمران خان صاحب کو بھی بھیج دیں۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: آپ کی منہ سے ایسی باتیں اچھی لگتی ہیں اور آپ کا لیول بھی ہے، آپ جس منصب پر بیٹھے ہیں اس سے ہماری یہی توقعات ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، دو باتیں ہیں، مہنگائی کیوں بڑھ گئی؟ اصل اس پر آئینگے، اس سے تو لودھی صاحب بھی انکار نہیں کرسکتے کہ وہ گندم کس ریٹ پر خریدتاتھا اور آج نرخ کیا ہے؟ باقی چیزیں میں چھوڑتا ہوں، آٹے کا اور گندم کا لودھی صاحب سے میں پوچھوں گاکہ جو پچھلی گورنمنٹ تھی اس میں گندم اور آٹے کا ریٹ کیا تھا اور ابھی موجودہ کیا ہے؟ یہ سارے تسلیم کریں گے کہ دال کس طرح ہے، آٹا کس طرح ہے، چینی کس طرح ہے، گھی کس طرح ہے اور ہر ایک یہاں پر، جو ہمارے اس گیلری میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں صحافی بھی ہیں، آج تنخواہ میں کوئی بھی بجٹ مہینے کا وہ حساب کتاب گھر میں نہیں رکھ سکتا، میں صبح جیو ٹی وی دیکھ رہا تھا تو انہوں نے ایک پروگرام دکھایا تھا کہ اس مہنگائی کے طوفان میں آپ نے اپنے گھر کو کس طرح چلانا ہے، تو انہوں نے لکھا تھاکہ تیس فیصد آپ اس طرح کر لیں، بیس فیصد اپنے خواہشات کو ختم کریں تو وہ گھر کے لئے ہمارے لوگوں کے لئے وہ بجٹ تیار کررہا تھا، حکومت نہیں جیو چینل، اور قوم کو

تسلی دے رہا تھا کہ اگر آپ اپنے اخراجات کو اتنے لیول پر لے آئیں تو آپ مہینے کی جو تنخواہ ہے، لیکن وہ پوری نہیں ہورہی، میں ایک ایک چیز کا اگر آپ کو بتادوں، ابھی بات آگئی اس پرکہ یہ کیوں بڑھ گئے؟ انکار تو کوئی بھی نہیں کر سکتا، رات دن ٹی وی چینل پر ایک ہی بات ہے کہ مہنگائی ہے، کوئی تنخواہ دار آدمی اپنا بجٹ نہیں رکھ سکتا جو مہینے کا ہے، پورا نہیں کرسکتا لیکن پچھلی بھی حکومتیں آئی تھیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک 104 اور 106 پر جو ڈالر تھا، یہ مصنوعی رکھا گیا تھا، ہم چاہتے ہیں کہ آپ مصنوعی رکھیں، خدا را آپ مصنوعی طریقہ استعمال کریں لیکن ڈالر جو 162 پر گیا ہے، وہ ناقابل برداشت ہے اور عمران خان کی وہ تقریر وہاں پر وہ ہمیں سناتاتھا، اس وقت میں وفاقی وزیر تھا، ادھر جب اسمبلی سے ہم باہر آکر اس کو سنتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ آئی ایم ایف کے پاس جانا خودکشی ہے، ابھی ہمیں معلوم نہیں کہ وہ خودکشی پر کیوں اتر آیا ہے؟ کر تو نہیں رہا ہے لیکن نام تو لیا ہے، ابھی جب آپ کا ڈالر 104 سے 162 پر جائے گا تو جتنا بھی خام مال ہے آپ جب باہر سے منگواتے ہیں تو وہ آپ کو پاکستانی روپیہ میں نہیں ملتا، وہ آپ کس چیز سے منگواتے ہیں ڈالرسے، اور جب آپ کا ریٹ 106 روپے ڈالر تھا اس کے منگوانے میں اور 162 میں ابھی کتنا فرق ہے، تقریباً 58 روپے جو ہے وہ زیادہ آتے ہیں اور ہماری اکثر جو دوائی ہے وہ بھی اسی انداز سے منگوائی جاتی ہے اور جب 162 پر ڈالر گیا تو ہماری دوائی وہ تقریباً 300 فیصد نہیں بلکہ ابھی کوئی 600 فیصد مہنگی ہوگئی ہے اور یہی وجہ

ہے کہ کچھ دوائی جو باہر سے آتی ہے کسی ضلع میں بھی کتے کے ویکسین ابھی پورے صوبے میں نہیں ہیں، ہمیں بتایا جائے، میرے اپنے ڈرائیور کا بھتیجا کتے نے کاٹا اور بنوں کے تین ہاسپٹلز ہیں، ایک ہے میرے دادا کے نام پر خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس، ایک ہے ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل، ایک ہے زنانہ ہاسپٹل، تینوں جھگوں پر میں نے پوچھا کسی کے پاس کتے کی ویکسین نہیں تھی اور جب میرا ڈرائیور گیا وہاں دکان میں تو آٹھ سو روپے کا انجکشن لیا، دکان میں تو موجود ہے لیکن کتے کاٹنے کی ویکسین وہ میرے ہسپتالوں میں موجود نہیں ہے، زبردست بات ہے، ٹھیک ہے شہباز شریف ایک ڈینگی کا مقابلہ نہیں کرسکتے، آج ہم نے ڈینگی کے سامنے ہتھیار ڈال دئیے ہیں اور پورے ملک میں دس ہزار سے تجاوز کرکے اور سب سے زیادہ ہمارا خیبر پختونخوا میں ڈینگی گھر گھر پہنچ چکا ہے، سانپ کے کاٹنے کی ویکسین نہیں ہے، مردان میں ہمارا ایک بچہ، صوابی میں مختلف ضلعوں میں، جو سانپ نے کاٹا اس کے لئے ویکسین نہیں تھی اور وہ اس طرح اس کے ماں باپ دیکھتے رہے اور وہاں پر وہ زندگی سے ہاتھ دھوبیٹھا۔ مہنگائی کی وجہ سے غریب آدمی آٹھ سو روپے کا انجکشن وہ کتے کے کاٹنے کا نہیں خرید سکتا، کسی امیر کا بیٹا کتا نہیں کاٹتا، وہی جو غریب محلوں میں پھرتے ہیں اس کے بچے کتے کاٹتے ہیں، وہی کسان مزدور جو کھیتوں میں کام کرتا ہے وہی سانپ جو ہے اس کو کاٹتا ہے۔ ابھی دوائی کے لئے ہمارے لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں آٹے کے لئے، گندم کے لئے پیسے نہیں ہیں اور لوگوں نے گاڑیاں اپنے گھروں

میں کھڑی کی ہیں پیٹرول اور ڈیزل کوئی نہیں ڈال سکتا، اور جب پیٹرول اپنی گاڑی میں مہنگائی کی وجہ سے کوئی نہیں ڈال سکتا، تو آج ٹویوٹا، ہنڈا کمپینوں نے یہاں پر وہ کار بنارہے تھے اس کو بند کیا اور اس کے بندہونے سے پانچ ہزار مزدور اور پندرہ سو، ایک ہی ٹائم پر نکالے گئے، گاڑی کوئی لیتا نہیں ہے اور آپ اگر گاڑی لیتے ہیں تو ایک عجیب سی بات ہے کہ آپ پھر بتائینگے کہ میرے پاس یہ پیسے کدھر سے آئے تھے اور ابھی جب ہم پچاس ہزار روپے کا کوئی سودا کرتے ہیں تو اس کا بھی ریکارڈ ہوگا ، شناختی کارڈ بھی دیں گے اور چیک بھی دیں گے، لوگوں نے پیسے باہر نکال لئے، بینک میں کسی کا بھی پیسہ نہیں ہے، جب بینک دیوالیہ ہو جائے، آپ کے سٹیٹ بینک کے پاس پیسے نہ ہوں، لوگوں کا اعتماد ختم ہوجائے، بینکوں سے وہ پیسے نکالیں اور گھروں میں رکھیں تو پھر مہنگائی بھی بڑھے گی، بیروزگاری بھی بڑھے گی، ابھی اس کا کیا حل ہے؟ اس میں تو کوئی شک نہیں پیٹرول کے ریٹس، ڈیزل کے، مہنگائی آگئی، بیروزگاری آگئی، یہاں پر بجٹ میں جو میں نے سپیچ کی کہ 84 ہزار پوسٹیں اس صوبے کی فنانس ڈیپارٹمنٹ ختم کروا رہا ہے، ابھی معاشی حالات اتنے خراب ہیں کہ ہم کسی کو پنشن نہیں دے سکتے اور 60 سال سے ہم نے 63 سال کیا اور جب تک وہ پنشن پر نہیں جائینگے تو ہمارے نئے لوگ جو ہیں ان کی عمریں زیادہ ہوجائینگی۔ آج میرے پاس پٹواری آئے تھے، جس نے پٹوار کا امتحان پاس کیا ہے، پانچ سال میں اس کا Exam وہ نہیں لے رہے تھے، ابھی اس کی عمریں 33 سال ہیں اور آپ کی صوبائی

گورنمنٹ کا نوٹیفیکیشن ہے، آپ نے اس سے امتحان تو لیا، وہ پاس بھی ہوگیا، ابھی آپ کے صوبے کا نوٹیفیکیشن ہے کہ 35 سال سے ایک دن بھی اگر عمر اوپرہوتی ہے تو پٹواری کو ہم نے نوکری پر نہیں رکھنا ہے، آپ نے اس کا ٹیسٹ کیوں لیا، آپ نے اس کو اتنی تکلیف میں کیوں رکھا، آپ نے اس کی ٹریننگ کیوں کی؟ میں نے سیکرٹری ریونیو سے بھی بات کی اور اس نے مجھے کہا کہ 33 سال کے علاوہ کوئی پٹواری ہ اپوائنٹ نہیں ہوسکتا، تو جناب، آپ کا فاٹاجو ابھی سیٹلڈ ہے، اس میں منرلز معدنیات کے کام ہورہے تھے، کوئلے پر بھی کام ہو رہا تھا، پتھروں پر بھی ہو رہا تھا، ابھی جب سے یہ بندوبستی ایریا میں آگئے ہیں اس پر کام بند ہوا ہے، کہیں پر بھی فاٹا کا مزدور ، وہاں پر کام کرتاتھا، ابھی ہر ایک ضلع میں کام بند ہے، ابھی وہ بل آپ نہیں لارہے ہیں جو بنارہے ہیں اور ایمرجنسی والا بل جو ہے، اس کے لئے پھر ہم کرغستان سے بھی آتے ہیں، تو وہ بل لایا جائے جو فاٹاکا ہے اور منرلز مائننز پر پابندی ہے، کم از کم وہاں پر روزگار ملے لوگوں کو، وہاں پر جو غریب طبقہ ہے اس کو دیہاڑی ملے، وہاں پر کام شروع ہوجائے، انڈسٹریل سٹیٹ ہمارا حیات آباد کا مکمل بندہے، حطار مکمل بند ہورہا ہے، صوبے میں کہیں بھی آپ کی انڈسٹری کا پہیہ نہیں چل رہا ہے، ایک کام تھا پراپرٹی کا، اور پراپرٹی کام میں جتنے بھی لوگ تھے جو کوئی جگہ خریدتا اور آئندہ بیچتا، اس کا روزگار تھا، پراپرٹی کا کام مکمل اس صوبے میں بیٹھ گیا ہے۔ ابھی آپ کو جب باپ دادا سے وارثت میں زمین ملے گی، اس پر بھی آپ نے ٹیکس دینا

ہے، آپ جب اس کو ہبہ کرنا ہے، آپ کو اپنے گھر کے بزرگوں سے، اس پر بھی آپ نے ٹیکس دینا ہے اور ہم اپنی زمین دوبارہ خریدتے ہیں جو وارثت میں ہمیں مل رہی ہے، ابھی عوام کا کیا قصور ہے کہ ٹیکس وہ ملک جو نہیں چل رہاہے، وہ ٹیکس ہم عوام سے نکالیں؟ آج یہاں پر بات ہورہی ہے کہ ہماری تبدیلی سے باہر کے سارے Investors آرہے ہیں، اور یہاں پر پیسہ Investe کررہے ہیں اور جو پہلے Invester آئے ہیں، وہ سارے آج واپس جارہے ہیں، کوئی بھی ملک میں انوسٹمنٹ کے لئے نہیں آرہے ہیں اور جہاں پر بھی ہمارے وزیراعظم صاحب اعلان کرتے ہیں، مہمند ڈیم کا افتتاح کیا اور مہمند ڈیم پر ابھی کام زیرو ہے، میں نے آج نیسپاک والوں سے فون پر بات کی، انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک جونئیر لڑکا وہاں بیٹھا ہے سائیٹ پر، مہمند ڈیم پر کوئی کام نہیں، آپ کے ڈیمز جو ہیں ان پر کام بند ہے، ہماری جو کوہاٹ سے انڈس ہائی وے کی Dualization تھی، آپ کبھی کس کو کہہ دیں، یہاں پر ایک وزیر جائے کہ کوہاٹ سے جو ڈی آئی خان تک ڈبل وے تھا، مکمل مشنری بیٹھ گئی، وہاں پر ابھی کام نہیں ہو رہا ہے، ہمارا بنوں جواولڈ روڑ ہے، جو افغانستان سے آرہا ہے، اس پر مکمل کام بند ہے، پیسے نہیں ہیں۔ یہاں پر طورخم کی بات ہورہی ہے، بہت خوش آئند بات ہے لیکن میرے وقت میں جب میں چیف منسٹر تھا، اس وقت سے غلام خان کا روٹ کھلا ہے اور پاکستان کے لئے سب سے نزدیک راستہ جو ہے افغانستان سے وہ غلام خان میران شاہ اور تھرو وہ پنجاب کو سیدھا جاتا ہے ڈیرہ غازی خان، اس طرح اگر تورخم کو ہم کھول رہے ہیں تو

آپ غلام خان کیوں نہیں کھول رہے ہیں اس کے لئے، تو ہماری یہ بھی التجاء ہے کہ آپ طورخم کے ساتھ ساتھ غلام خان کا روٹ بھی کھول دیں لیکن اس طرح کھلا نہ ہوکہ کاغذوں میں کھلا ہو اور عملی طور پر وہاں پر کوئی آنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو جناب، عقل سے باہر کی باتیں ہیں، 208 ارب روپے صدارتی آرڈیننس پر معاف کئے جاتے ہیں، سپیکر صاحب، آپ مجھے ٹائم دے دیں، ہم اور آپ بیٹھ جائینگے، بات کرلیں گے، اگرایک گھنٹہ ہم اگر زیادہ خدمت کریں، آپ کریں، ہم کریں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ابھی عجیب سی باتیں ہیں، جب آرڈیننس 208 ارب روپے کا ہوا صدر کا تو ہماراوزیر اعظم کہتا ہے کیبینٹ میٹنگ میں کہ یہ اس نے کیوں کیا ہے، واپس کرو، وزیراعظم کو پتہ بھی نہیں ہے، کس راستے سے یہ آردیننس جاتا ہے، جب پریذیڈنٹ آرڈیننس جاری کرتاہے اور پھر واپس کرتا ہے لیکن اس میں چار دن گزر گئے، چار دن میں جو قانونی عمل تھاوہ مکمل ہوا، یہاں آپ کی جیب سے پیسے ہم نے لینے تھے، خزانے سے ہم نے نہیں دینے تھے کہ اس کو رکوادیں۔ ابھی سپریم کورٹ نے ان لوگوں کو ایک موقع دیا، بڑا اچھا کہ ملک کے پریذیڈنٹ نے یہ معاف کئے ہیں اور ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ شاید سپریم کورٹ ٹوٹل معاف کردے، سپریم کورٹ جب ٹوٹل معاف کرے گی اس میں آپ کا ہاتھ ہے، آج وہ سارے لوگ، شاہد خاقان عباسی کو جس پر گرفتار کیا، ایل این جی پر، جو اینگرو کمپنی ہے، اس کا مالک تو وزیر ہے، وفاقی کیبنیٹ میں ہے، جس کی کمپنی ہے اور جس کے لئے کرپشن ہوئی ہے، وہ تو وزیر ہے لیکن جو وزیراعظم تھا، جس کی تھرو فائل

چلی ہے، وہ کرپشن میں ملوث ہے۔ جناب سپیکر صاحب، خدارا آپ ذرا اپنی صوبائی حکومت کو رولنگ دیں کہ اس طرح کام ہو رہا ہے، آج کی رات گزر گئی بس ٹھیک ہے خیر ہو گئی، اپوزیشن یہاں پر اگر بات بھی نہیں کرتی، اس کو فنڈز بھی نہیں مل رہے ہیں اور پھر مجبوراً وہ ہائی کورٹ میں جائے اور اب ادھر سے فیصلے آجائیں، تو پھر کیا رہ گیا، حکومت کی جو عزت ہے، وقار ہے، تو میں بڑے ادب سے یہ کہتا ہوں کہ حکومت اس صوبے کے ساتھ جو کچھ وہ کھیل رہی ہے، ابھی وزیر اعظم آگیا اور اس نے کہا کہ یہ اے جی این قاضی فارمولا ہے، آپ کو ہم پیسے نہیں دے سکتے، کیوں نہیں دے سکتے؟ بجلی کی قیمت ہم بڑھائیں گے تو آپ کو دیں گے، ایک طرف سے ہم پہ بجلی کے نرخ بڑھائیں گے اور دوسری طرف سے ہمیں دیں گے، یہ بھی کوئی فارمولا ہے؟ تو یہ ساری باتیں گپ شپ والی ہیں، کوئی سنجیدگی نہیں ہے، اور یہاں پر ٹیکسز کا جو حال ہے، آپ اپنے صوبے کے ریونیو کے جو ٹیکسز ہیں وہ ہمارے سامنے پیش کریں کہ کتنا آپ وصول کر رہے ہیں، اگر آپ اس طرح کرتے ہیں کہ آپ ہر ایک ضلع میں لوگوں کو پچاس پچاس ہزار روپے جرمانہ کروا رہے ہیں ساٹھ ساٹھ ہزار روپے ایک چھوٹے دوکاندار کو جرمانہ کر رہے ہیں اور وہی ہدایات ہیں کہ اس سے پیسے اکٹھا کریں، اور پھر اس سے ہم حکومت چلائیں، چندوں سے حکومت نہیں چلتی اور بیس بیس ہزار روپے سے بھی حکومتیں نہیں چلتیں حکومتیں چلتیں ہیں پالیسی سے، آپ کی پالیسی مکمل فیل ہے آپ کے ساتھ کوئی برادر ملک تعاون کے لئے تیار نہیں ہے اور آج ہم کچکول پھیر کے، یہ بھی کوئی

بات ہے کہ ملک کا وزیر اعظم خیراتی جہاز میں امریکہ جائے یہ میرے ملک پاکستان کی توہین ہے، ہم اتنے بھی گداگر نہیں ہیں کہ ہم اپنا جہاز استعمال نہ کریں، یہ دکھاوے کی باتیں ہیں، آج بھی آپ اخراجات نکالیں تو پچھلے ادوار سے زیادہ ہوں گے، یہ فوٹو سیشن ہے کہ میں پرائیویٹ جہاز میں جاتا ہوں اور وہاں پر کوئی جہاز دیتا ہے اور اسی جہاز میں ہم جا کے پھر وہاں پر، یہ بچت نہیں ہے، ملک کو بھکاری نہیں بنانا ہے، اس ملک میں وقار کے ساتھ ہم نے رہنا ہے، ہم نے سعودیوں کے پاس بھی کچکول کے ساتھ نہیں جانا ہے اور خدارا ہم وزیر اعظم کو کہتے ہیں کہ یہ پانچ کروڑ، تین کروڑ کا جو خرچہ ہے، یہ ملک پہ کچھ نہیں ہے، آپ اس ملک کو شرمندہ نہ کریں اور آپ جب جاتے ہیں تو اپنے جہاز میں جائیں، جب اخراجات کی کمی کی باتیں ہیں تو ہمارا آرمی چیف اپنے جہاز میں چلا گیا، اس میں ایک بھی سیٹ نہیں تھی کہ وزیر اعظم کو بھی بیٹھا دیتے؟ خرچہ تو وہی تھا، جب آرمی چیف اپنے جہاز میں جا رہا تھا، لیکن ہمارے پرائم منسٹر کے لئے ایک سیٹ نہیں تھی کہ وہ اس میں بیٹھ کر اکٹھے چلے جاتے وہ تو کہتے ہیں کہ ہم یکجہتی کے لئے چلے گئے، یکجہتی تو یہ تھی کہ ایک جہاز میں جاتے اور وہاں پر ایک ہی جہاز سے نکلتے تو پتہ چلتا کہ ریڈ کارپٹ کس کے لئے ہے، وہاں پر پروٹوکول کس کے لئے ہے؟ ہمارا تو وزیر اعظم صاحب بس میں جاتا ہے اور وہاں پر ریڈ کارپٹ پہ ہمارے آرمی چیف کو وہ سو توپوں کی سلامی دیتے ہیں، یہ ہمارے ملک کی شان نہیں ہے، جمہوریت میں ایک بڑا معزز مقام ہے، وہ کس کا ہے؟ وہ وزیر اعظم کا

ہے، اس کے بعد عہدے تقسیم ہیں تو ہم اخراجات کی تو بات کرتے ہیں لیکن یقین جانیئے اس پہ کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے۔
Mr. Speaker: Durrani sahib, windup, please.
قائد حزب اختلاف: جو آج آپ نے رولنگ دی، لودھی صاحب مجھے ابھی جواب دے گا کہ وہ کتنے لوگ ہیں جو نہیں ہیں؟ ہمیں بتائیں گے، جب وہ بھیجتے ہیں، تو یہاں پر جو منسٹر ہیں وہ اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیں کیونکہ ہم نے بھی گنتی کی، ہم نے بھی نام لکھے ہیں، آپ نے لکھے، ہیں کہ نہیں لکھے سامنے لکھیں ایسا نہ ہوکہ ہمارے نام اور لودھی صاحب کے نام آپس میں مل جائیں کہ واقعی اس کی جو لکھائی ہے وہ ٹھیک ہے، سپیکر صاحب، آپ اپوزیشن کو ٹائم دیا کریں، ہم وہ باتیں کریں گے جو آپ کی گورنمنٹ کے لئے مفید ہوں گی۔
جناب سپیکر: تھینک یو جی۔
قائد حزب اختلاف: تھوڑی سی تلخی ہوگی لیکن وہ اس انداز سے نہیں ہوگی، وہ سمجھانے کی ایک کوشش ہوگی۔ یہ جمہوریت ہے، اس کو اگر یہ لوگ عزت نہیں دیتے، تو یہ اس اسمبلی کو عزت نہیں دے رہے ہیں، آپ کی کرسی کو نہیں دے رہے ہیں، اس ہال کو نہیں دے رہے ہیں۔ ان کے پاس یہاں بیٹھنے کے لئے وقت نہیں ہے، یہ آئے کس لئے ہیں، یہ صرف اس لئے آئے ہیں کہ ادھر سے پیسے لے لیں، وہاں پر نالی بنا لیں کسی نے اپنے بغل میں ٹرانسفر کے لئے Applications رکھی ہیں، ایجوکیشن کا محکمہ، اس پہ بھی بات کروں گا، جو یہاں پر ہماری شرمندگی ہو رہی ہے، اس صوبے میں ایجوکیشن مکمل طور پہ تباہ ہو رہی ہے اور جس ملک کی تعلیم یہ ہو، جس ملک میں تعلیم کا

لحاظ یہ ہو، وہ ملک کبھی بھی ترقی نہیں کرتا۔ آپ کا شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب، مائیک کھولیں جی۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ میں تو سمجھ رہا تھا شاید آپ جلدی میں مجھے ٹائم نہیں دیں گے، جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب نے اور سردار حسین بابک صاحب نے انتہائی اہم ایشو کی طرف حکومت کی توجہ دلائی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن جس طرح تعمیری کردار اسمبلی کے اندر ادا کر رہی ہے، اگر حکومت بھی اس کوسیریس لے تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے لیکن حکومت سب اچھا، سب اچھے کی رپورٹ دینے والوں کو سراہتی ہے اور جو جائز اور تعمیری تنقید ہو، اس کو وہ نظر انداز کرتی ہیں، اور یہی حکومت کی ناکامی ہے جناب سپیکر صاحب، یقیناً پورے ملک کو مہنگائی نے لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور سردار بابک صاحب نے اور اپوزیشن لیڈر صاحب نے اس کے اوپر تفصیلی بحث کی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارے صوبے میں اگر دیکھا جائے تو جو مصنوعی مہنگائی ہے آپ بازار میں چلے جائیں دس دکانوں پہ آپ کسی چیز کے ریٹ پوچھیں ہر دکان پہ ایک الگ ریٹ ہوگا، کیا یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ مصنوعی مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنی مشینری سے کام لے؟ اس وقت اس صوبے کے عوام کا یقیناً کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 25 جولائی، 2018 کو الیکشنز ہوئے اور ایک تبدیلی کا نعرہ لگا، لوگ خوش تھے کہ اب ہمیں کوئی سکون ملے گا، لیکن جو کچھ اس وقت عوام کے ساتھ ہو رہاہے، ایسے لگتا

ہے کہ کوئی عوامی حکومت اس ملک کے اوپر کام نہیں کر رہی ہے بلکہ ایک مسلط شدہ حکومت ہے، دوبارہ آنے کی ان میں جستجو نہیں ہے، اس طرح محسوس ہو رہا ہے۔ قلندر خان لودھی صاحب ہمارے بزرگ ہیں، حکومت سے زیادہ ہم اپوزیشن والے ان کا احترام کرتے ہیں میں جانتا ہوں کہ جب وہ اٹھیں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ سابقہ حکومتوں کی کرپشن کی وجہ سے یہ مہنگائی ہوئی ہے، قلندر خان لودھی صاحب، اب یہ سودا آپ کا نہیں بکے گا، ایک سال آپ نے گزار لیا ہے، یہ الفاظ کہہ کہہ کے پاکستانیوں کو اور صوبے کے عوام کو اس طرح آپ بہلاتے رہے، اب آپ کی کوئی بھی نہیں سنے گا۔ آپ دیکھیں، سابقہ حکومتوں نے دہشت گردی کا مقابلہ کیا، فیکٹریاں کارخانے ہمارا سارا نظام دہشت گردی کی وجہ سے بند ہوا تھا، لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بند ہوا ہوا تھا، آج جناب سپیکر صاحب، لوگ خود اپنی فیکٹریاں اور کارخانے بند کر رہے ہیں، کرنے پہ مجبور ہو چکے ہیں، مزدور بے روزگار ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ سابقہ حکومت کے جو اس دور کے جونرخ تھے، اس کا موازنہ کریں، ایک سال کا موازنہ کریں 66 روپے لیٹر تھا نواز شریف کی حکومت میں 66 روپے لیٹر تھا پیٹرول، 77 روپے لیٹر ڈیزل تھا، 76 روپے کلو گیس بکتی تھی، سی این جی اور جناب سپیکر صاحب، اگر آج آپ موازنہ کریں تو کس طرح لوگوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، آٹا، چینی، چاول، دالیں غریب آدمی کی قوت خرید جواب دے چکی ہے، گیس کے بل، بجلی کے بل اور آئے روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے، تو کس طرح یہ مزدور، تنخواہ دار لوگ اور ایک سفید پوش آدمی اپنے خاندانوں کو کس

طرح چلائے گا؟ جناب سپیکر، میں آج کی بات آپ کو بتاتا ہوں، میرا آج پبلک ڈے تھا اور اسمبلی میں بھی لیٹ پہنچا، میرے پاس ایک شخص آیا، اس نے کہا کہ 17 ہزار روپے میری تنخواہ ہے، 11 ہزار روپے میرا بجلی کا بل ہے، گیس کا بل بقایا ہے، مکان کا کرایہ اس کے علاوہ ہے اور دیگر اخراجات اس کے علاوہ ہیں، غریب آدمی کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 104 سے 162 روپے پر ڈالر پہنچ چکا ہے، ایک روپیہ اگر پاکستانی روپے کی قیمت گرتی ہے، Automatically 105 105 ارب روپے کے قرضے پاکستان کے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، اگر سابقہ حکومت کو آپ دیکھیں تو اس نے پانچ سالوں میں بارہ ہزار میگا واٹ بجلی پاکستان کو جناب سپیکر صاحب، دی ہے اس نے 2400 کلومیٹر موٹرویز پاکستان کو جناب سپیکر دئیے ہیں۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ، پلیز، اذان کا ٹائم ہونے والا ہے تاکہ لودھی صاحب جواب دے دیں۔

سردار اورنگزیب: 86 ارب ڈالر پاک اکنامک کاریڈور پاکستان کے لئے لایا ہے جناب سپیکر صاحب، اگر موٹرویز کو دیکھا جائے، میں صرف ہزارے کی بات کروں گا، ڈیڑھ سال پہلے شاہ مقصود انٹرچینج کا شاہد خاقان عباسی سابقہ وزیر اعظم نے افتتاح کیا تھا، ابھی تک وہ کھوکر میرا تک نہیں پہنچ سکا، ایبٹ آباد مانسہرہ تو دور کی بات ہے اور میں حیران ہوں کہ کوئی ایسا دھماکہ ایٹمی دھماکہ اس حکومت نے نہیں کیا، کوئی اور ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا، صرف غریبوں کا کچومر نکل آیا ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب۔ میں لودھی صاحب کو ٹائم دیتا ہوں۔ اس کے بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔ اگراذان ہو جاتی ہے تو اذان کے بعد پانچ دس منٹ اور لے لیں گے۔ قلندر لودھی صاحب، وائنڈاپ پلیز، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوارک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، آپ بھی کبھی کبھی میرے اوپر نظر ڈال دیتے ہیں، میں آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک اپوزیشن کا تعلق ہے، بعض اوقات درانی صاحب اٹھتے ہیں تو وہ وزیر گنتے ہیں، ایک دو تین اور مجھے وہ بھول جاتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپوزیشن کا ہوں، تو میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے درمیان میں ہوں، آپ نے مجھے چیف ویب بنایا ہوا ہے، میں ایک رول ادا کر رہا ہوں، بڑی اچھی بات ہے۔ آج صبح جو باتیں ہوئیں اس کی باڈی لینگویج کچھ اور تھی، وہ Attitude اچھا نہیں تھا صحیح تھی لیکن آپ جب بھی Priority دیتے ہیں، اپوزیشن کو دیتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں، یہ ہمارے پرانے ساتھی ہیں، چیف منسٹر رہے ہیں، بابک صاحب ہمارے منسٹر رہے ہیں، اسی طرح دوسرے بھی ہمارے دوستوں کی طرح ہیں اور ہمارے ان کے ساتھ تعلقات ہیں، اگر یہ کوئی سخت بات بھی کرتے ہیں تو بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھوں بات کروں، پھر سوچتا ہوں لیکن حالات کو دیکھ کر خاموش ہو جاتا ہوں۔ تو میری ایک ریکویسٹ ہوگی، کیونکہ میں دو تین دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا تھا لیکن سپیکر صاحب کی توجہ نہیں تھی یا

کسی مصلحت کے تحت مجھے اجازت نہیں دی، میری آپ سب سے گزارش ہوگی، یہ ہاؤس آپ کا ہے، یہ صوبہ آپ کا ہے، یہ عزت آپ کی ہے، ہم سب بھائیوں کی طرح ،ہیں اپنا Attitude درست رکھیں چاہیے، بہادر خان صاحب اٹھیں، کوئی دوسرا میرا دوست اٹھے تو جیسے درانی صاحب نے باتیں کیں، سخت باتیں کیں لیکن طریقے سے کیں، بابک صاحب نے کیں، سخت باتیں کیں لیکن حقیقتاً کی، انہوں نے کر دیں، نلوٹھا صاحب نے کیں تو یہ قابل قبول ہیں، سب قبول ہوتی ہیں لیکن آدمی اٹھتےہی اتنا تیز شروع ہو جائے جس طرح یہ نظر آئے کہ کوئی لڑائی لگ گئی ہے، پاکستان اور بھارت کی لڑائی شروع ہوگئی ہے، اگر اس طرح جھگڑا اپوزیشن اور گورنمنٹ کا شروع ہوجائے تو میڈیا والے کیا نوٹ کریں گے؟ وہ لوگ جنہوں نے ہمیں ووٹ دے کر بھیجا ہے وہ کیا نوٹ کریں گے؟ تو میری گزارش ہوگی کہ اپنے روئیے ہم اچھے کریں، اگر ہم نہیں کریں گے تو پھر اور کون کرے گا؟ اس عمر میں اتنی سینیارٹی میں تین چار دفعہ ہم اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں، منسٹر رہے ہیں، باقی بڑے اچھے پوائنٹس بابک صاحب نے ڈسکس کیے ہیں اور اس کے بعد درانی صاحب نے بھی بڑی لمبی تقریر کی، میں پوائنٹس نوٹ کرتا رہا، بعض چیزیں ایسی ہیں جس سے انکار واقعی نہیں ہو سکتا، ہر ایک پوائنٹ پر بڑی تفصیلی بحث ہوئی، اس کا جواب بھی تفصیلی ہونا چاہیے، بہرحال جہاں تک مہنگائی کی بات ہے یا بعض چیزوں کا تعلق ہے، بعض چیزیں تو ایسی ہیں جس سے انکار واقعی نہیں ہو سکتا لیکن اس سے پہلے گورنمنٹ غریب تھی اور جو گورنمنٹ کر رہے تھے وہ امیر تھے، گورنمنٹ غریب ہوتی جا

رہی تھی اور لوگ امیر ہوتے جا رہے تھے، چاہے وہ کارخانہ دار تھے یا زمیندار یا کوئی اور لوگ تھے، میں نام نہیں لینا چاہتا انہوں نے چند لوگوں اپنے دوستوں، رشتہ داروں کو نوازا، پیسہ ملک سے باہر جاتا رہا، جو لون ملا اگر وہ لون کارخانوں پر لگتا، اگر ڈیویلپمنٹ پر لگتا تو عام آدمی کے زندگی میں بہتری آتی اگر تعلیم پر خرچ ہوتا تو ملک ترقی کرتا ملک ترقی نہ کر سکااور ملک کے چند لوگوں نے ترقی کی۔ المیہ یہ ہوا جناب سپیکر، انہوں نے ان چیزوں کو قوم سے چھپایا ملک غریب ہوتا رہا، آپ دیکھ رہے ہیں یہ ہمارا صوبہ تھا، 2002 سے تو آپ بھی ہیں، کتنے ریفامز ہوئے ایگریکلچر میں ابھی، ہمیں 46 لاکھ ٹن گندم چاہئیے جبکہ صوبے کی پروڈکشن 12 لاکھ ٹن ہے۔ اس طرح چینی کی بھی یہی صورت حال ہے، اسی طرح باقی چیزوں کا بھی یہی حال ہے، ابھی کچھ بہتری آئی ہے، لیکن اتنی نہیں۔ جہاں تک دوسری چیزوں کا تعلق ہے جناب سپیکر، وہ بھی اسی طرح ہیں، یہ سب مصنوعی مہنگائی تھی، اس پر ہم نے کافی حد تک کنٹرول کر لیا ہے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ ہمیں پچھلی گورنمنٹ سے ورثے میں ملی ہے، میں وہ بات نہیں کروں گا، میرے ذہن میں جو صحیح بات ہے، میں وہ کروں گا لیکن ایک بات ہے، آج جو ریٹس ہیں آلو کا بیس یا چالیس، اس طرح آٹے کا ریٹس میرے پاس آج کے ریٹ آئے ہیں، آٹے کا ریٹ مستقل رہا ہے کیونکہ چھ سال پہلے 750 تھا اب 780 ہے دراصل آٹا پنجاب سے آتا ہے پنجاب میں 800 روپے ریٹ ہے اور یہاں پر ریٹ 820 ہے یہ اس لئے کہ اس پر ٹرانسپورٹ کا خرچہ آتاہے اسی طرح جہاں بہت زیادہ گندم پیدار

ہو رہی ہے اور جہاں تک گندم کا تعلق ہے، میرے پاس گندم موجود ہے کوئی سوا لاکھ ٹن، ایک لاکھ 25 ہزار سے ڈیڑھ لاکھ ٹن تک موجود ہے اور باقی میری پنجاب گورنمنٹ سے بھی بات ہوگئی ہے، پاسکو سے بھی، کوئی ٹینشن نہیں، میں نے کہہ دیا، نہ ہی آٹے کا کوئی بحران ہے نہ ہونے والا ہے، ان شاء اللہ، اس کے بعد جہاں تک دوسری چیزوں کا تعلق ہے، ملک میں بارشیں آتی ہیں، ملک میں بارشیں آتی ہیں اس پہ وہ ریٹ روزانہ مقرر ہوتا ہے، اب آپ کو پتہ ہے، آپ بہتر جانتے ہیں کہ یہ ڈی سی ہے یہ پرائس ریویو کمیٹی کا چئیر مین ہے، صبح سویرے ہمارے فوڈ کے لوگ بھی اس کے بعد باقی ڈیپارٹمنٹ کے لوگ، ایڈمنسٹریشن کے لوگ بھی اور لائیوسٹاک والے بھی، یہ سب الرٹ ہوتے ہیں، صبح نماز کے ساتھ ہی سبزی منڈیوں میں چلے جاتے ہیں فوڈ والے، روزانہ کی یہ قیمتیں مقرر ہوتی ہیں اور اس سبزی میں اس چیز میں تو اتنا اضافہ نہیں ہوا، تھوڑی سی آٹے کی قیمت بڑھی ہے۔ جہاں تک باقی جو چیز، ابھی میں نے صوبے میں Food Nutrition والا مسئلہ شروع کیا، سترہ ڈسٹرکٹس میں ہم نے لانچ کر دیا ہے، اس سے بڑی بیماریاں، بچوں کی بیماریاں، عورتوں کی بیماریاں ان میں Zinc کی کمی تھی، اس میں فولاد کی کمی تھی، اس میں فولک ایسڈ کی کمی تھی، اس میں وٹامن ڈی 12 کی کمی تھی، یہ چیزیں بھی ہم نے کی ہیں، وہاں پہ میٹر ہم نے لگا دیا ہے ان ملوں پر اور اس میں سے صرف چار گرام کا، اضافے سے پانچ دفعہ صرف تھوڑا ریٹ بڑھا ہے لیکن اس سے یہ کتنی بڑھی ہے، اگر کوئی میڈیسن لیتا ہے تو آٹا ہر کوئی کھائے گا، اس طرح گھی میں بھی تو

وہ استعمال کرتے ہیں، وہ کافی بہتر ہے صحت کے لحاظ سے، تو یہ کچھ چیزیں اس طرح کی گئی ہیں، لیکن پھر بھی کمی ہے، ملک ہمارا ہے، ہم سب کا ہے، ہم سب نے اس کو بنانا ہے اور اس میں جہاں تک ٹیکسز کی بات ہے تو ٹیکس نہیں ہوں گے اور باہر سے ایمپورٹ ہم کریں گے، ایکسپورٹ ہماری نہیں ہوگی تو مہنگائی زیادہ ہی ہوگی۔ جس طرح درانی صاحب نے فرمایا، تو اس لئے ہمیں چاہئیے کہ ہم کچھ چیزوں کو باہر بھیجیں گے۔ اس طرح ہماری چھوٹی انڈسٹری ہے اس کے لئے، بھی کوشش پہلے سے زیادہ ہو رہی ہے۔ ابھی ڈالر کی قیمت ٹھیک ہے 165 ہے، تو یہ ساری باتیں جو ہیں، جہاں تک جناب سپیکر، یہ کہنا کہ کوئی کچکول لے کے جائے گا یا بھیک مانگنا اپنی طرف سے کہنا، اپنے ملک کی بےعزتی کرنی ہے، اپنی قوم کی بےعزتی کرنی ہے، تو یہ ہر آدمی کا ایک Attitude ہے، اس کی خاندانی روایات ہیں، اس کے اپنے علاقے کی روایت ہیں، اس سے وہ کبھی بیک نہیں کرے گا، غریب بھی ہوگا تو اپنا حجرہ چلائے گا، درانی صاحب بات کریں گےتو خاندانی روایت کے ساتھ کریں گے، بابک صاحب، عمران خان تو ایسا مرد مجاہد ہے، ایسا بہادر آدمی ہے کہ کرکٹ سے لے کر اب تک، جھکنے والی بات اس میں ہے ہی نہیں، وہ تو اس طرح مردوں کی جو ہاتھ ملاتا ہے اوراپنی قوم کو دیکھتے ہوئے اس کو یہ کہنا کہ بھئی وہ کسی کی طرف جھکے گا اور مودی اس سے بڑا Superior ہو کر جا رہا ہے، مودی جھک کے ملتا ہے، کسی کے ہاں جاتا ہے تو جھکتا ہوا جاتا ہے، اس قوم کی Tradition ایسی ہے، عمران خان تو ایسا مرد ہے اور اس کا وہ خاندان ہے وہ غریب ہے یا امیر

ہے اس کا ملک لیکن وہ خود امیر ہے، اس کا دل امیر ہے، وہ بہادر انسان ہے، وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور نہ ہی اپنی قوم کو جھکاتا ہے، برابری کی سطح پر بات کرتا ہے اس کے ساتھ۔ باقی جو چیزیں ہیں، ٹھیک ہے پیٹرول کی قیمتیں بڑھی ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا، ڈیزل کی قیمتیں بڑھی ہیں، بجلی کی قیمت بڑھی ہے اور اس طرح گیس کی، یہ کیوں بڑھی ہیں؟ اس لئے کہ ملک میں کچھ ہے نہیں، اور اس پر ٹیکسز نہیں لگیں گے تو کیا ہوگا؟ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک ترقی کرے، صوبہ ترقی کرے تو ہمیں برداشت کرنا ہوگا۔ اس بار ہم نے، اگر کسی کا سکول ہے اس کو ٹیکس دینا ہے، فیکٹریوں کو دینا ہے،چھوٹی انڈسٹریونکودینا ہے،ان ساری چیزوں پر، ٹھیک ہے کہ یہ پہلے سے جو حالات ہیں دہشت گردی کے وہ کافی بہتر ہیں، باقی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ انڈسٹری کے لوگوں کا جب کا نقصان ہوتا ہے، وہ اپنا کاروبار بند کر دیتے ہیں، ریٹ ہر چیز کے بڑھ رہے ہیں تو اس سے ہم خوش نہیں ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ حالات زیادہ سے زیادہ بہتری کی طرف جائیں لیکن اس میں ہم سب کا رول ہوگا۔ جہاں تک انہوں نے اے جی این قاضی فارمولے کی بات کی یا دوسری، اس پر اس لئے بات زیادہ نہیں کرتے کہ وہ ایجنڈے پر ہے، ان شاء اللہ اس پر بات ہوگی، اور اخباری بیان آیا ہے،یہ ٹھیک ہے میں اس میٹنگ میں نہیں تھا جس کادرانی صاحب جو حوالہ دے رہے ہیں تو اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن اس کا پورا جواب گورنمنٹ کی طرف سے آئے گا، یہ کیسے بات ہوئی؟ کس لہجے میں ہوئی کس کس نہج میں کی گئی، کیوں کی گئی؟ اگر کی گئی

ہے تو اس کے لئے پورا جواب ان شاء اللہ درانی صاحب، وہ بھی آجائے گا اور باقی میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بڑے اچھے طریقے سے سارے پوائنٹس اٹھائے، میں نے وہ نوٹ کئے ہیں جو میری گورنمنٹ یا جو چیف منسٹر کے ساتھ ہیں، اس طرح سے وہ بھی ان شاء اللہ، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جس لیول کی یہ باتیں ہیں وہ بہت ہی اچھی باتیں تھیں اور اس ملک کی بہتری کی خاطر تھیں، آپ ملک کے فائدے کی بات کرتے ہیں کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے، ہم سب کا صوبہ ہے تو ہم سب ہیں، تو یہ ساری باتیں ان شاء اللہ مہنگائی کی بات جہاں تک میں، چونکہ میرا فوڈ سے تعلق ہے تو اس لئے آپ کے درانی صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں، کیونکہ میں نے پوری محنت کی ہے ڈائریکٹ Growers سے، ڈائریکٹ Growers سے لی ہے پچھلے چار سالوں میں، میں نے دس ارب کی بچت کی ہے، میں نے پاسکو سے گندم نہیں لی، پاسکو سے لی ہوتی تو ہزار بارہ سو بوری آپ کو پتہ ہے ان چیزوں کے چارجز، اور ان چیزوں پر چارجز زیادہ لگتےہیں، پنجاب کا جو Grower ہے وہ لوئر دیر تک مجھے وہ گندم پہنچا سکتا ہے، مجھے ٹرانسپورٹیشن کی بھی بچت ہوتی ہے اور ریٹ بھی کم ہے، اس سے میں نے دس ارب بچت کی، میں نہیں یہ کہتا، یہ Achievement book میں لکھا ہے، آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں اور ساری ان کو ڈیلیور بھی ہوئی ہے، اس کےبعد ابھی تک میں نے بہتر ی کی ہے، یہ بات بھی رپورٹ میں لکھی ہوئی ہے، ڈی آئی خان سے مجھے ہوا ہے، بنوں سے بھی ہوا ہے، کوہاٹ سے بھی ہوا ہےکرک سے بھی ہوئی ہے، پنجاب والوں کو مسئلہ تھا، بارشیں بھی ہوگئی

ہیں، آج ہماری چیف منسٹر سے بھی بات ہوگی، میں نے چیف منسٹر سے بات کی ہے، پہلے میری منسٹر سے بھی بات ہوگئی تھی، اسی ریٹ پر ہمیں دیں گے۔ آج 3470روپے ریٹ ہے، آج 3470روپے پنجاب کا بھی ریٹ ہے اور شاید ہمیں یہی کرنا پڑے، پچھلی دفعہ 250 تھا، 3250پر ہم لوگوں کو دیتے تھے۔

Mr. Speaker: Windup, Lodhi Sahib, please.

وزیر خوراک: تو اس دفعہ ریٹ تھوڑا سابڑھا ہے جو پنجاب کا ریٹ ہوگا وہی ہمارے کے پی کے کا ریٹ ہوگا، ان شاء اللہ آٹے کی قیمت نہیں بڑھے گی اور اگر فرض کیا ہم سبسڈی دے دیتے ہیں، وہ ٹیکنیکل بات ہے، جس وقت فوڈ ڈیپارٹمنٹ میرے حوالے ہوا تو اس وقت آٹھ ارب اس کی سبسڈی تھی، ابھی ان شاء اللہ گندم سمیت اٹھارہ ارب روپے ہے، اس میں بھی سبسڈی بچی ہے، جو بھی بچا ہے اس میں یہ ساری چیزیں ہیں، اگر اب بھی ہم سبسڈی دیں اور میں اپنے صوبے میں گندم ارزاں کر دوں تو مجھے پنجاب آٹا نہیں دے گا، پنجاب آٹا میں، میں دیکھ رہا ہوں وہ ٹریڈ کر رہا ہے، ہم ٹریڈ نہیں کر ہے ہیں، ہم لوگوں کو Facilitate کر رہے ہیں، اپنے لوگوں کو، نمبر ایک۔ دوسرا پیریڈ وہ ان شاء اللہ ابھی ہم اس سال آخر میں شروع کر دیں گے، پھر ہم اس کو اپریل تک دیتے رہیں گے تو اس میں بھی ان شاء اللہ آٹے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ باقی میرے جیسے آدمی تو مطلب رات دس بجے تک دوڑتا ہی رہتا ہوں، کوشش بھی کرتا ہوں اور آپ نے بھی جو بھی بات، آخر میں یہ لمبی لائن ہے، میں آپ کا مشکور رہوں گا اور جو میں اس میں بہتری کر سکتا ہوں، میں کروں گا لیکن میری پوری پوری کوشش یہی ہے، بہت سارے ڈیپارٹمنٹ

میں ریفارمز اور بہت ساری یہ چیزیں جو ہیں، بہتر ہو جائیں لیکن پھر بھی بہتری کے لئے چند لوگ، سینکڑوں لوگ نہیں کر سکتے، ساری قوم کو اس پر سوچنا ہوتا ہے، ساری گورنمنٹ نے سوچنا ہوتا ہے، ہر ایک ذمہ دار منسٹر کو اس پر سوچناہوتا ہے کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بہت اچھے پوائنٹس اٹھائے ہیں جو میں نے اپنی لالچ کے لئے نہیں کیا ہے بلکہ اس کو آگے کرنے کے لئے کیونکہ میں نے نوٹ کیا ہے اور ان شاء اللہ میں کروں گا۔ میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ مسٹر لیاقت علی خان، ایم پی اے، جلدی جلدی، نماز کا ٹائم جا رہا ہے، یہ ریزلیوشنز تین چار آئی ہیں، کل کر لیں گے آج ٹائم نہیں ہے۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکرصاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب لیاقت علی خان: د نن نه یو درے ورځے مخکښې زمونږه د دیر میدان سره تعلق لرونکے یو ټیکسی ډرائیور د پنډئی نه چا په Booking راوستے وو په چارسده کښې ئي هغه ډیر په بے دردئي سره قتل کړے وو، وژلے ئے ووا و ګاډے ئي ترے هم اخستے وو خو زه د هغې دپاره، زمونږه په علاقے کښې احتجاجونه شوی وو، ما هم ډی آئی جی صاحب سره د ټولو افسرانو سره میټنګونه کړی وو خو د هغې د خیبر پختونخوا پولیس زه شکریه ادا کوم، د چارسدے زمونږه وزیر قانون صاحب هم ماته وائي چې ما پکښې هم ډیرے سترے کړي دی، زه د چارسدے د پولیس د آئی جی صاحب د ټولو شکریه ادا کوم چې هغوی بروقت په شپږ دیرش ګهنټو کښې د ننه د ننه هغه غل اونیولو او هغه ګاډے ترے هم برآمد کړو خو د دے اسمبلئی په توسط سره دا غوښتنه کومه چې د غه غل

خو پولیس نیولے دے خو چې هغه ته زرتر زره داسے سنګینه سزا ملاؤ شي چې آئنده دپاره بل څوک داسے کردار نه لوبوی داسے غریب ډرائیوران نه راولی او حلالوي ئے نه۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ رنجیت سنگھ صاحب، سردار رنجیت سنگھ پلیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: شکریہ جناب سپیکر، شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، ہم سب لوگ جانتے ہیں، کچھ روز پہلے سندھ میں ہمارے ہندو کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی جس کا نام نمرتا کماری، تھا اس کو قتل کیا گیا جو ہم سب کے لئے بہت افسوس کی بات ہے۔ جناب سپیکر، بہت سارے ممالک میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن جب خاص طور پر میناریٹیز کے حوالے سے کچھ بھی ایسا کام ہوتا ہے تو وہ پوری دنیا کی نظریں ہمارے اوپر جمی ہوتی ہیں، خاص کر پاکستان کی طرف، جناب سپیکر، سندھ میں ہندو کمیونٹی کے ساتھ اس طرح کی زیادتیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں جو کہ قابل افسوس ہے، میں چاہتا ہوں کہ سندھ حکومت خاص طور پر میناریٹیز کے حوالے سے اس بارے میں ذرا سنجیدگی سے سوچے ورنہ دنیا کے جو سوالات ہیں، ان کا جواب دینا میرے خیال میں ان کے لئے بہت مشکل ہوجائے گا۔ جناب سپیکر، نمرتا کماری اور اس کے گھر والے اور اسی طرح سے تمام قتل ہونی والی بچیوں جن میں ہندو، سکھ، مسلم اور چاہے وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، ہم حکومت پاکستان سے ان کو انصاف دلانے کے لئے پرزور اپیل کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کو انصاف دیا بھی جائے۔ جناب سپیکر، مجھے

ایک منٹ دیں گے، ہم مینارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔
جناب سپیکر: تھینک یو، نماز کا ٹائم ہے۔
جناب رنجیت سنگھ: سر، میں بالکل، ہم اس لئے آنے کے ساتھ سب سے پہلے اپنی پرچی لکھ کے آپ کو بھیجتے ہیں کہ ہمیں ٹائم دیں، سر مینارٹیز کے حوالے سے۔۔۔۔
جناب سپیکر: بس آپ کا ایک پوائنٹ آگیا، سارے ایک ساتھ نہیں ہوتے۔
جناب رنجیت سنگھ: سر، میرا پوائنٹ ابھی نہیں آیا، مجھے آپ ایک منٹ ضرور دیں۔
جناب سپیکر: نمرتا کماری والا آگیا باقی ختم، ہمیں بھی اس پر ہمدردی ہے نمرتا کماری کے ساتھ، ہم بھی سندھ حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں جیسے سردار صاحب نے کہا کہ سندھ کی عوام جو ہے، سندھ کی حکومت اس کیس میں پیش رفت دکھائے اور ساتھ ہی ہم وفاقی وزرات داخلہ سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ اس کیس میں پیش رفت کرے تاکہ اس کے ملزمان گرفتار ہو سکیں۔ وقار خان، پوائنٹ آف آرڈر، بس کل آپ کر لیں، روز ایک ایک کریں، اور بھی لوگ ہیں اذان کب کی ہو چکی ہے، نماز ضائع ہو رہی ہے۔ جی وقار خان۔
جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔
جناب سپیکر: سردار صاحب، آپ تشریف رکھیں پلیز، شارٹ کٹ۔
جناب وقار احمد خان: **شکریه جناب سپیکر صاحب، زه د اپوزیشن لیډر صاحب ډیره شکریه ادا کومه، هغه خبره چې ما کوم پوائنټ آف آرډر باندے کوله هغه پخپل سپیچ کښې راوسته، ډینګی په ټوله صوبه کښې او خصوصاً په سوات کښې جی بیا سر را اوچت کړے دے، زما ستاسو په توسط حکومت ته خواست دے چې هلته کوم ټی ایم ایز چې دی هغوی ته هلته مچهر مار**

سپرے او د دے سره سره دا کوم چې د مار چيچلو والا او سپو چيچلو والا دا دوايانے ، هلته کښې د سره شته دے نه، هغه وزير صحت صاحب خو تلے دے ، زما ستاسو په توسط حکومت ته خواست دے چې هلته کښې خلقو ته ډير زيات مشکلات دي او خاص کر ډينگى او د دغه ويکسينو د فورى طور بندوبست اوشي، هغوى ته د هلته ورکړے شي چې د دغې مرضونو تدارک اوشى۔ ستاسو ډيره مهربانى چې تاسو موقع راکړه۔

جناب سپیکر: میرے خیال محکمہ صحت کو ہدایات ہیں گورنمنٹ کی طرف سے اور وہ لگے ہوئے ہیں اس پر سپرے بھی ہو رہے ہیں ہم نے خود بھی دیکھے ہیں، آپ کے علاقے میں اگر کسی جگہ ضرورت ہے تو بالکل ہم ان کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ وہاں پر سپرے کریں، اس کے تدارک کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ ثناءاللہ صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، ایک منٹ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: **بیا خو ضرورت**، میرے خیال میں سپیکر صاحب، ایک منٹ میں تو بات شروع نہیں ہو سکتی تو ختم کیسے کریں گے؟ پھر نماز کے لئے وقفہ دے دیں پھر بعد میں کر لیں گے۔

جناب سپیکر: کل کر لیں گے، کل کر لیں پھر کل کر لیں، کل آپ کو ٹائم دیں گے

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am Tomorrow morning of Tuesday, 24th September, 2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 24 ستمبر 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)